حیات جہد مسلسل کے سوا کچھ نہیں شاید!

متاع زندگی

مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی

جہد مسلسل

خدمات

تحریکات

تالیف : ڈاکٹر شہاب الدین ثاقب قاسمی

ناشر

جامعۃ القاسم دار العلوم الاسلامیہ

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	:	متاع زندگی
		مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی، جہد مسلسل، تحریکات، خدمات
تالیف	:	ڈاکٹر شہاب الدین ثاقب قاسمی
صفحات	:	۳۸۴
سن اشاعت	:	فروری ۲۰۱۱ء
کمپوزنگ	:	محمد ارشد عالم ندوی
ناشر	:	جامعۃ القاسم دار العلوم الاسلامیہ
قیمت	:	300

﴿ ملنے کے پتے ﴾

- امام قاسم اسلامک ایجوکیشنل ویلفیئر ٹرسٹ انڈیا
  این ۔۹۳، سکنڈ فلور، سیلنگ کلب روڈ، لین نمبر۲، بٹلہ ہاؤس جامعہ نگر نئی دہلی ۔ ۲۵
  فون: 26981876-11-91+ فیکس: 26982907-11-91+ موبائل: 9811125434-91+
- جامعۃ القاسم دار العلوم الاسلامیہ، مدھوبنی، وایا پرتاپ گنج، ضلع سپول بہار
  فون: 977180758-91+ / 9931906068-91+

E-mail: jamiatulqasim@yahoo.com / www.jamiatulqasim.com

انتساب

- امت محمدیہؐ کے ان مجاہد سپوتوں کے نام
  جنہوں نے اپنی زندگیاں ناموس رسالت مآب ﷺ پر اس جذبہ سے نچھاور کردیں کہ...

  بمصطفٰی برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
  گر بہ او نرسیدی تمام بولہبی است

- والدہ محترمہ زہرہ خاتون اور والد ماجد عبدالروٴف علیہ الرحمہ کے نام
  جن کی دعائیں ہمارے لئے سرمایہ حیات ہیں اور جنہوں نے زندگی بسر کرنے کا قیمتی ہنر سکھایا اور یہ سبق دیا کہ
  ”کل کرے سو آج کر —— آج کرے سو اب“

- اپنے ان مشفق اساتذہ کرام کے نام
  جنہوں نے ناچیز کو اس لائق بنایا۔

- قوم کے آنے والے ان جیالوں کے نام
  جو عقیدہ تحفظ ختم نبوت کا حوصلہ رکھتے ہوں۔

فہرست

پیش لفظ ۱۵

مقدمہ ۱۹

ولادت اور تعلیم ۳۶

جامعہ کا قیام ۳۸

شمالی بہار کا محلِ وقوع اور طبعی حالات ۳۸

جامعہ کی کارکردگی کے چند نقوش ۴۱

جامعہ مشاہیر علماء کی نظر میں ۴۲

سلوک و معرفت ۶۵

علمی و تحقیقی خدمات ۷۳

مقامات مقدسہ ۷۵

ذکراً قائماً، 20ویں صدی کے علماء گجرات کی علمی ودینی خدمات ۷۷

مجموعہ رسائل علامہ ٹانڈویؒ ۷۹

قادیانیوں کو غور وفکر کی دعوت ۸۳

مقالات و مضامین ۸۵

قرآن کریم کا اعجاز اور اس کی حقیقت ۸۷

وجوہ اعجاز قرآنی ۹۱

اعجاز قرآنی کی پہلی وجہ ۹۲

اعجاز قرآنی کی دوسری وجہ ۹۳

اعجاز قرآنی کی تیسری وجہ ۹۴

اعجاز قرآنی کی چوتھی وجہ ۹۵

اعجاز قرآنی کی پانچویں وجہ ۹۵

اعجاز قرآنی کی چھٹی وجہ ۹۵

اعجاز قرآنی کی ساتویں وجہ ۹۶

اعجاز قرآنی کی آٹھویں وجہ ۹۶

اعجاز قرآنی کی نویں وجہ ۹۷

زملکانی کا موقف ۹۷

فخر الدین رازی کی رائے ۹۷

قاضی ابوبکر کی رائے ۹۸

علامہ سکاکی کی رائے ۹۸

وجوہ اعجاز کے بارے میں نظام کا نظریہ ۹۸

اعجاز بیانی کا اہم پہلو ۹۹

قرآن کریم کا ہر ہر لفظ عمدہ اور ہم آہنگ ۹۹

کم الفاظ کے ذریعے معانی کا اظہار ۱۰۰

اعجاز قرآن کا تیسرا پہلو حسن تالیف ۱۰۱

اعجاز بیانی کے سلسلے میں باقلانی کی رائے ۱۰۳

علامہ جرجانی کا موقف ۱۰۳

حسن تالیف اور اقتضائے حال کی چند جھلکیاں ۱۰۴

اعجاز پر دلالت کرنے والی آیات قرآنی ۱۰۵

الفاظ کا اعجاز ۱۰۷

ترکیب کا اعجاز ۱۰۹

اسلوب کا اعجاز ۱۰۹

آخری بات ۱۱۱

خطبۂ حجۃ الوداع ۱۱۳
وصال کی خبر ۱۱۴
دجال......ایک حقیقت ۱۱۴
جان ومال کا احترام ۱۱۵
امانت داری وحق رسی ۱۱۶
رسوم جاہلیت کی تنسیخ ۱۱۶
قوم کو نصیحت ۱۱۸
انسانی مساوات ومعیار فضیلت ۱۱۸
ابلیس کی مایوسی ۱۱۹
اسلامی تقویم ۱۲۰
حقوق زوجین ۱۲۱
عورتوں کا مقام اور تقدس ۱۲۲
اخوت اسلامی ۱۲۳
اطاعت امیر ۱۲۳
کتاب وسنت کی بنیادی حیثیت ۱۲۴
انسداد ظلم وخیانت ۱۲۴
خانہ جنگی کی مذمت ۱۲۴
حقوق کا تعین ۱۲۵
قانون حفاظت ناموس ۱۲۵
فریب دہی اور ناسپاسی کی مذمت ۱۲۵
قانونی تحفظ ۱۲۶
اعلان ختم نبوت ۱۲۶
اسلام کے بنیادی ستون ۱۲۷
صدقہ کی تلقین ۱۲۷

میقات احرام ۱۲۸
کمال ایمان واسلام ۱۲۸
ایذا رسانی کی مذمت ۱۲۹
نازش بیجا کا سد باب ۱۲۹
حصول شہادت ۱۲۹
بشارت وانذار ۱۳۱
امت مسلمہ کا منصب ۱۳۲
اکمال دین ۱۳۲

دینی مدارس ماضی، حال اور مستقبل ۱۳۵
ہندوستان میں مدارس کا قیام ۱۴۱
دینی مدارس کے اصل مقاصد ۱۴۵
دینی مدارس پر ایک بھونڈا الزام ۱۴۸
دینی مدارس کا موجودہ کردار ۱۴۸
دینی مدارس کو درپیش چیلنجز اور ان کا حل ۱۵۲

ہندی زبان میں کتب سیرت کا ادبی جائزہ ۱۵۵
سیرت کی تعریف ۱۵۸
لغوی مفہوم ۱۵۸
اصطلاحی مفہوم ۱۵۹
قرآن میں لفظ سیرت کا استعمال ۱۶۰
احادیث میں لفظ ''سیرت'' کا استعمال ۱۶۱
ہندی زبان میں لکھی گئی کتب سیرت کے اقتباسات: ۱۶۷
حلیمہ سعدیہ کی گود میں ۱۷۴

مخالفت کرنے والے لوگ ۱۷۹

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم غیر مسلموں کی نظر میں ۱۸۰

امن وسلامتی کے پیغمبر ۱۸۰

زندگی کا پیغام ۱۸۲

انسانیت پھر زندہ ہوتی ۱۸۳

سبھی بنی نوع انسانی کے رہنما ۱۸۴

ساری دنیا کے لیے امن کے پیامبر ۱۸۵

آخری بات ۱۸۶

حیات رحمۃ للعلمین ﷺ ۱۸۸

دعوت اسلام کا مکی دور ۱۸۹

ہجرت حبشہ ۱۹۰

ظالموں کی چیرہ دستی اور آپؐ کی صلح پسندی ۱۹۳

حضور کریم کی یثرب روانگی ۱۹۵

ہجرت مدینہ ۱۹۶

آپ کے انقلابی پیغام کو عام کرنے والے جانشیں ۱۹۸

سیرت طیبہ آج بھی کامیابی کی ضامن ۱۹۹

تحفظ دین وشریعت کے چند ستون ۲۰۱

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری طیب صاحب ۲۰۱

حضرت مولانا سید منت اللہ رحمانیؒ ۲۰۳

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میاں ندویؒ ۲۰۶

مفکر ملت حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی ۲۰۸

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی ۲۱۰

حضرت مولانا سید نظام الدین دامت برکاتہم ۲۱۱

جناب یوسف پٹیل ۲۱۲

ماہنامہ معارف قاسم جدید ۲۱۴

قاضی مجاہد الاسلام نمبر ۲۱۴

سیرۃ النبی ﷺ نمبر ۲۱۶

مسلم پرسنل لا نمبر ۲۱۸

پیام انسانیت نمبر ۲۲۰

معارف قاسم کے اداریے ۲۲۲

مسلم پرسنل لا پر منڈلاتے خطرات کے بادل ۲۲۲

مرکزی مدرسہ بورڈ کا قیام: اصل کھیل کیا ہے؟ ۲۲۵

قادیانیوں کی ایک اور ناکامی! الحمدللہ ۲۲۷

قادیانیوں کی ایک اور شر انگیزی ۲۲۹

توہین رسالت ﷺ کی سزا ۲۳۱

اپنے کعبہ کی حفاظت! ۲۳۴

روشن خیال، بہتر معاشرہ کی تشکیل کیلئے ناسور ۲۳۹

تحریکات ۲۴۳

تحریک تحفظ ختم نبوت بہار ۲۴۵

عقیدۂ ختم نبوت ۲۴۶

ختم نبوت میں کوئی تفریق نہیں ۲۴۸

قادیانیت کے بنیادی عقائد ۲۵۲

بہار اور فتنۂ قادیانیت ۲۵۳

بہار میں قادیانیت کیخلاف جہاد کرنے والے علماء ۲۵۴

مولانا سید محمد علی مونگیریؒ ۲۵۴
ایڈوکیٹ اشرف حسین رحمانیؒ ۲۵۷
مولانا عبدالصمد رحمانیؒ ۲۵۹
مولانا غنیمت حسین مونگیریؒ ۲۶۰
مولانا شاہ الیاس مونگیریؒ ۲۶۱
مفتی صاحب کی جدوجہد ۲۶۲
علماء ودانشوران قوم کے نام خطوط ۲۶۲
سیاسی رہنماؤں سے ملاقات اور میمورنڈم ۲۷۰
قادیانی ڈی ایم کا تبادلہ ۲۷۱
تحفظ ختم نبوت کے پروگرام ۲۷۲
مونگیر کا تاریخ ساز اجلاس ۲۷۳
کیمپوں کا انعقاد ۲۷۴
مہیش پور سپول میں تربیتی کیمپ ۲۷۵
تحفظ ختم نبوت کانفرنس ۲۷۶
پیغام حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی ۲۸۳
مفتی صاحب کی ستائش ۲۸۵
تحفظ ختم نبوت سے متعلق کتب ولٹریچر کی اشاعت ۲۸۵
قادیانیوں کا اعتراف ۲۸۶
اخبارات ورسائل ۲۸۷

انسانیت بیداری مہم ۲۸۹
کلیدی خطبہ (پیام انسانیت کنونشن) ۳۰۲
کنونشن کی تفصیلات ۳۱۲
باوقار شخصیات کو ایوارڈ ۳۱۷

سپاس نامے ۳۲۱
مولف کی دیگر کاوشیں ۳۴۱

شجرۂ طیبہ ۳۴۳
کلمات تشکر ۳۴۵
شجرۂ طیبہ ۳۴۷
مقصد بیعت وہدایات ۳۵۰
وظائف صبح ۳۵۱
وظائف شام ۳۵۱
شجرۂ طیّبہ منظوم ۳۵۳
وظائف زائدہ کلمات طیبات یعنی ذکر اللہ کے دس اسلامی کلمے ۳۵۵
ذکر اللہ روح عالم ہے ۳۵۵
ذکر اللہ ہی تمام اجزائے کائنات کی بھی روح ہے ۳۵۵
ذکر اللہ ہی انسان کی روحانی زندگی کی روح ہے ۳۵۶
ذکر اللہ ہی عمل صالح کی بھی روح ہے ۳۵۶
ذکر اللہ افضل ترین عمل ہے ۳۵۷
ذکر اللہ کے فوائد وبرکات ۳۵۷
ذکر اللہ کے آثار ۳۵۸
ذکر اللہ کی عظمت ۳۵۹
ذکر اللہ کے واجب ہونے کی دلیل ۳۵۹
اذکار عشرہ ۳۶۰
کلمات عشرہ کا قرآن سے ثبوت اور وجوب ۳۶۲
کلمات عشرہ کے فضائل ۳۶۴
کلمۂ تسبیح ۳۶۴

کلمۂ تحمید ۳۶۵
کلمۂ توحید ۳۶۶
کلمۂ تکبیر ۳۶۷
کلمۂ استغفار و توبہ ۳۶۸
کلمۂ تعوذ و استعاذہ ۳۶۹
کلمۂ بسملہ ۳۷۰
کلمۂ حوقلہ ۳۷۱
کلمہ حسبنہ ۳۷۱
کلمۂ تصلیہ ۳۷۲
کلمات عشرہ کے ذکر کے اوقات ۳۷۳
دونوں وقت ادا کرنے کے اذکار ۳۷۳
صرف صبح کے اذکار ۳۷۴
صرف شام کے اذکار ۳۷۴
اذکار عامہ ۳۷۵
ذکر دعا و سوال ۳۷۶
ذکر اسماء حسنٰی ۳۷۶
شجرۂ مشائخ ۳۷۷
خاتمہ ۳۷۸
ترانہ جامعہ ۳۷۹
قطعہ ۳۸۰
بلغ العلیٰ بکمالہ ۳۸۱
تضمین ۳۸۲
مطبوعات جامعہ ۳۸۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

صبا کی چال بہاروں کا روپ رکھتے ہیں
میرے دیار میں ایسے بھی لوگ بستے ہیں

قابلیت اور استعداد عمر کی محتاج نہیں ہوتی۔ اپنے اعمال وکردار، نمایاں کارناموں کے ساتھ ساتھ جہد مسلسل کی تمنا جس قلب وجگر میں موجزن ہو، ایک کے بعد ایک کامیابی جس کا استقبال کرتی ہو، ایسے ہر دلعزیز شخص کی زندگی اور کاوشیں یقیناً آئیڈیل ہوتی ہیں۔

گنے چنے خوش نصیب ہی کم عمری میں بڑے کام انجام دے جاتے ہیں۔ مذہب وملت، رنگ ونسل اور ملک وقوم سے اوپر اٹھ کر صرف انسانیت کی بنیاد پر دلوں کو فتح کرنے کا ہنر یوں ہی حاصل نہیں ہوجاتا۔ اس کے لئے مصائب وآلام کی کن کن پرخار وسنگلاخ وادیوں سے گزرنا پڑتا ہے، یہ وہی لوگ بہتر جانتے ہیں جو قوم وملت کے درد سے آشنا اور تاریکی کے عمیق غار میں انسانیت کا دیا جلانے کے جذبہ سے سرشار ہوں۔

کوئی بزم ہو کوئی انجمن یہ شعار اپنا قدیم ہے
جہاں روشنی کی کمی ملی وہیں اک چراغ جلا دیا

گرامی قدر مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی اپنی متنوع خصوصیات کے سبب ملک وبیرون

ملک میں نسبتاً کم عمری میں عزت وشہرت سے بہرہ ور ہیں۔ معاصرین واقران علماء کرام بھی ان کی متعدد خصوصیات کا صمیم قلب سے اعتراف کرنے پر مجبور ہیں۔ بہت جلد اپنوں سے زیادہ اپنا بنا لینے اور دل میں سما جانے والی جس خصوصیت سے وہ مالا مال ہیں، اس کے سبب ہر طبقہ کے لوگوں میں دل سے چاہے جاتے ہیں۔ موجودہ مشاہیر علما واکابر کی انجمن میں بہت ہی کم ایسے ہیں جن سے ان کے دیرینہ مراسم نہیں، حضرت مولانا محمد سالم قاسمی، حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی، ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی، مولانا سید محمد شاہد سہارنپوری اور امیر شریعت مولانا سید نظام الدین وغیرہ جن کے علم وفضل، عظمت ورفعت کی ہر چہار جانب دھوم مچی ہوئی ہے، مفتی صاحب اپنی ہر مجلس اور دوستوں میں ان کے فکر وفراست کا ذکر ضرور کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں ان کی دینی، ملی، دعوتی، اصلاحی، رفاہی اور سماجی خدمات نے بھی اس کتاب کو مرتب کرنے پر راقم السطور کو ابھارا۔ گزشتہ چند سالوں کی معیت میں یہ محسوس ہوا کہ مفتی صاحب نے کمال ہنرمندی اور حسن اخلاق سے ہر شعبے میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ سپول جیسے غربت زدہ اور انتہائی پسماندہ علاقے میں ''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ'' کی بنیاد ڈال کر اپنی لگن، جد وجہد، محنت شاقہ اور انتظام وانصرام اور مختلف فکر وخیال کے افراد کو جوڑ لینے والی خداداد صلاحیت کی وجہ سے محض چند سالوں میں اس کو ملک کے باوقار اور قابل رشک اسلامی ادارہ کی صف میں لا کھڑا کیا، جس میں اسلامی علوم وفنون کے کئی شعبوں کے ساتھ عصری علوم کا بھی معقول بندوبست ہے۔ جامعہ کی شاندار لائبریری جس میں ان کے شوق ومذاق کے مطابق ملک وبیرون ملک سے شائع شدہ نادر ونایاب کتابیں موجود ہونے کے ساتھ ساتھ ریسرچ وتحقیق کے اساتذہ اور طلباء کیلئے یہاں بہت کچھ مواد ہے۔ کثرت کتب کے لحاظ سے یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ جامعہ کی لائبریری ریاست کی بڑی لائبریریوں میں سے ایک ہے۔

اسی طرح جامعہ کی مسجد ''جامع الامام محمد قاسم النانوتوی'' میں تین ہزار بندگان خدا کے بیک وقت سربسجود ہونے کی گنجائش ہے، مسجد ہذا خوبصورتی اور حسن تزئین میں بےنظیر

ہے۔ بہت کم وقت میں صرف ان کے جامعہ نے حیرت انگیز ترقی کے ساتھ کئی نا مساعد حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ایک فرد نے ایک ادارہ کا کام کیا ہے۔ اللہ تعالی اس ادارہ کو شرف قبولیت سے نوازے اور ہر طرح کے شرور وفتن سے محفوظ رکھے۔ آمین

دیگر مصروفیات کے ساتھ ساتھ مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی صاحب کا علمی و تحقیقی سفر بھی بحسن وخوبی جاری وساری ہے۔ اب تک دو درجن سے زائد ان کے علمی شہ پارے شائع ہو کر داد تحسین حاصل کر چکے ہیں اور کئی تصانیف طباعت کے مرحلے میں ہیں عنقریب وہ بھی منظر عام ہوں گی۔

بہار میں تحریک تحفظ ختم نبوت ان کا زندہ جاوید کارنامہ ہے۔ اس کے توسط سے آپ اپنے مخلص رفقاء کے ساتھ مل کر قادیانیوں کی نہ صرف خبر لیتے ہیں، بلکہ اس انداز سے فتنہ قادیانیت کا تعاقب کرتے ہیں کہ قادیانی کی ہر تدبیر الٹی اور ناکام ہو جاتی ہے۔ تحفظ ناموس رسالت کی مساعی کو پوری دنیا کے علماء اور عوام نے تسلیم کیا ہے۔ بعض علما کو تحفظ ختم نبوت کی یہ مہم اتنی پسند آئی کہ انہوں نے مفتی صاحب کو ''تحریک تحفظ ختم نبوت کے مجاہد'' کے لقب سے نوازا۔ بہار میں چلائی جانے والی اس مہم کو کس حد تک کامیابی ملی اس کی مکمل تفصیل شامل کتاب ہے۔ علاوہ ازیں انسانیت بیداری مہم مفتی صاحب کی دوسری بڑی کاوش تھی، لوگوں کے دلوں میں اعتماد، اتحاد اور محبت واخوت کی فضا پیدا کرنا اس مہم کا اصل مقصد تھا۔ مہم میں شامل قابل قدر شخصیات نے عوام الناس کو یہی پیغام دیا کہ امت محمدیہ ﷺ اپنے بھولے ہوئے سبق کو دوبارہ یاد کرے اور دنیائے انسانیت کو بھلائی کے راستہ پر لائے، تاکہ ہر طرف محبت ومساوات اور امن وآشتی کا ماحول قائم ہو۔ یہ مہم بڑی حد تک کامیاب ثابت ہوئی۔ ''پیام انسانیت کنونشن'' کا انعقاد اسی سلسلہ کی آخری کڑی تھی جس میں ہر شعبۂ حیات سے منسلک نمایاں خدمات انجام دینے والی شخصیات کو ایوارڈ سے نوازا گیا۔ کنونشن کے شاندار انعقاد اور کامیاب اختتام پر معزز علماء ودانشوران نے اپنے پیغامات میں ان کے اقدام کی کھلے دل سے ستائش کی۔

کتاب میں آپ کی جملہ مساعی وخدمات کو بڑی حد تک شامل کرنے کی کوشش کی گئی ہے، تاہم یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ انتہا ہے چونکہ ان کی کامیابی اور جہد مسلسل کا سفر ہنوز جاری ہے، بقول کلیم عاجز

رسن ودار نہیں اہل جنوں کی منزل
ہم مسافر ہیں بہت دور کے جانے والے

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر ان حضرات کا شکریہ ادا نہ کروں جنہوں نے ہر گام پہ راقم الحروف کی مدد کی بالخصوص صاحب سوانح مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی جن کی شفقت ومحبت کا راحت بخش سایہ ایک عرصہ سے قائم ہے۔ دوسرے حضرت مولانا مفتی احمد نادر القاسمی صاحب (اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا) جنہوں نے احقر کی درخواست نہ صرف قبول کی، بلکہ اسے عملی شکل دیتے ہوئے بڑا وقیع علمی اور جامع 'مقدمہ' لکھ کر احسان عظیم کیا۔ مولانا عبد القادر شمس قاسمی اور برادر نسبتی مولانا رضوان الحق قاسمی، حسان جامی قاسمی بھی شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے وقتاً فوقتاً اپنے مفید مشوروں سے نوازا اور کتاب کی ترتیب وتزئین کے لئے رہنمائی کی۔ محمد ارشد عالم ندوی نے بڑی لگن اور خلوص سے کمپوزنگ کے فرائض انجام دئے، میں ان کا بھی تہہ دل سے ممنون ومشکور ہوں، اللہ پاک ان مخلصین کو جزاء خیر دے۔ (جزاک اللہ فی الدارین خیرا)

آخر میں یہ عرض ہے کہ انسان بھول چوک کا پتلا ہے، اس لئے قارئین کرام سے التماس ہے کہ وہ کتاب میں موجود کمی وخامی سے راقم الحروف کو ضرور مطلع فرمائیں، تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اسے دور کیا جاسکے اور اس حقیر کو بھی اپنی نیک دعاؤں میں فراموش نہ کریں۔

ڈاکٹر شہاب الدین ثاقب قاسمی

۲۸ر صفر المظفر ۱۴۳۲ھ
مطابق 2ر فروری 2011

مقدمہ

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على أفضل الأنبياء والمرسلين، وعلى آله و صحبه أجمعين. ومن تبعهم و دعا بدعوتهم بإحسانٍ إلى يوم الدين . أما بعد. أعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم "وأن ليس للإنسان إلا ما سعى" صدق الله العظيم.

کام کرنے سے کام آتا ہے

سیرت وشخصیت نگاری اورسوانح نویسی کی روایت بہت قدیم ہے،جیسا کہ قرآن وحدیث میں بیان کئے گئے انبیاء کرام کی سیرت اور اقوام وملل کے بیان کردہ حالات و واقعات سے معلوم ہوتا ہے،شخصیات کی زندگی کے حالات، کارنامے،اورخدمات کونظم کی شکل میں بھی پیش کیا جاتا رہا ہے،اورنثر میں بھی،تاہم نظم میں پیش کئے جانے کی تاریخ نثر سے قدیم ہے،جیسا کہ عرب شعراء کے کلام میں بیان کئے گئے امراء اورعرب قبائلی کے سرداروں کے حالات وواقعات سے پتہ چلتا ہے،جبکہ اس زمانہ میں نثری سوانح نگاری کا عمومی مزاج نہیں تھا،اوراب تو اپنی زندگی کے تجربات اور حالات زندگی خوداپنے قلم سے لکھے جانے کی روایت بھی چل چکی ہے،اس کی بنیاد کہاں سے پڑی؟ سیر نگاری میں اس کا تذکرہ نہیں ملتا ہے،غالبًا یہ اسلوب سیاحوں کے خودنوشت سفرناموں سے اخذ کیا گیا ہے، البتہ ہم جیسے نوواردوں نے شیخ الحدیث محمد زکریا کاندھلویؒ کی ''آپ بیتی''،حضرت مولانا

سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ کی ''کاروان زندگی''مولانا محمد علی جوہر کی سیاسی ڈائری،مولانا سید مناظر احسن گیلانی کی ''احاطہ دارالعلوم میں بیتے ہوئے دن'' اور مفتی محمد ظفیر الدین مفتاحیؒ کی ''زندگی کا علمی سفر'' کے مطالعہ سے اس اسلوب کو جانا۔

سوانح اشخاص کی زندگی کا ایسا آئینہ ہوتے ہیں،جودوسروں کیلئے باعث موعظت وعبرت بھی ہوتے ہیں،خدمت کیلئے آئیڈیل(Role Model)بھی ہوتے ہیں،اور آنے والی انسانیت کیلئے ایسا نمونہ عمل ہوتے ہیں جن کی روشنی میں انسان ترقیات کے منازل طے کرتا ہے،اورموجودہ انسانیت کیلئے حال کوخوشگوار بنا کر پیش کرنے کے اصول ان ہی سے اخذ کرتا ہے۔قرآن کریم نے جوانبیاء کرام کے قصے اور ماضی کی اقوام کے حالات کاتفصیل سے تذکرہ کیا ہے،اگران کے مقاصد پرغور کیا جائے تو یہی منشاء سامنے آتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ دنیا کے تمام ادب میں واقعات نگاری کو اصلاح وتربیت کے باب میں نہایت ہی اہمیت کے ساتھ دیکھا گیا ہے،اوران کے جمع وترتیب کا اہتمام بھی کیا گیا ہے، راقم الحروف نے ایک ایسی شخصیت کی زندگی کے کچھ تجربات،تابندہ نقوش اور کامیابیوں پر روشنی ڈالنے کی جسارت کی ہے جن کی زندگی میں کامیابیوں کے وہ نقوش ہیں جونئی نسل کیلئے لائق تقلید بھی ہیں اور باعث تحسین بھی،موصوف کی زندگی جدوجہد سے عبارت ہے،انہوں نے اپنی مختصر سی زندگی میں اپنے کارناموں سے امت کے اکابراوران کی قوم وملت کے تئیں خدمات کی یادتازہ کردی ہے۔

یوں توانسان کے اندر بے شمار جواہر وکمالات رب العالمین نے رکھے ہیں اوروہ مختلف نوعیّتوں سے سامنے آتے بھی رہتے ہیں،اوراپنے اثرات ونقوش بھی دنیا میں تاریخ کے اوراق کے حوالہ کرتے رہتے ہیں۔مگران میں دوچیزیں ایسی ہیں جوانسان کواوج ثریا تک پہونچا دیتی ہیں، ایک صبرواستقلال،اوردوسرے منزل کی تلاش میں ہارنہ ماننے کا جذبہ۔انھیں دونوں اوصاف کے گرد مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی صاحب کی کامیابیاں اور خدمات کی چکّی گردش کرتی دکھائی دیتی ہے۔

جذبہ میں قوت فولادی اور صبر و استقامت، مرد کی خوبصورتی تصور کی جاتی ہے،اورانھیں کی بدولت انسان رہتی دنیا تک کیلئے امر ہوجاتا ہے۔

مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی صاحب کی یہ خوبی رہی کہ انھوں نے کسی بھی کام کیلئے پیچھے مڑکر دیکھنے کی عادت چھوڑ دی،اور جس کام میں ہاتھ ڈالا،خواہ کوئی معاون ساتھ رہا ہو، یا نہ رہا ہواس کوانجام تک پہونچانے کیلئے دیوانگی کواپنا شعار بنالیا،اور یہ سچ ہے کہ جب کسی کام کوکرنے کیلئے دیوانگی آجاتی ہے اور جوش جنوں گھر کرجاتا ہے تو پھر پل بھر میں ویرانوں کا سماں صدرنگ ہوجاتا ہے، بقول امیر شریعت سید نظام الدین صاحب اور جنرل سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ:

جب موسم گل میں جوش جنوں بڑھتا ہے ترے دیوانوں کا
صد رشک چمن بن جاتا ہے پل بھر میں سماں ویرانوں کا
کچھ لالہ وگل کی رنگت میں، کچھ خاکِ نشیمن کی تہہ میں
جو کچھ بھی ہے باقی گلشن میں عنوان ہے میرے افسانوں کا
میزان عمل میں دونوں ہیں، پر کون وہاں کام آتا ہے
یہ بانگ درا فرزانوں کی یا نعرۂ ’’ ہٗ ‘‘ دیوانوں کا

صبر واستقلال کا پیکر

بارہا مفتی عثمانی صاحب موصوف نے اپنی مجلس میں اس کا اظہار کیا کہ میری زندگی میں کئی موڑ ایسے آئے جب دوسروں نے میری مخالفتیں کرنی شروع کی، اپنوں نے ساتھ چھوڑ دیا، کبھی کبھی تو ایسا محسوس ہونے لگا کہ اب میرا سایہ بھی اپنا نہیں رہا، خود جامعہ کے قیام کے دوران، مگر صبر و استقامت ہمیشہ میرا سب سے بڑا رفیق سفر رہا اور اسی کی بدولت اللہ حمید وغنی ہر مقام پر مجھے کامیابی کی لذتوں سے آشنا کرتا چلا گیا، میں اس پر اپنے پروردگار کا جتنا بھی شکر کروں کم ہے، اور اگر میں یہ کہدوں تو ذرا برابر مبالغہ نہ ہوگا کہ آج ہم

اور دنیا جسے ’’جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ‘‘ کہتی ہے، دراصل وہ میرے صبر واستقامت کا ہی زندہ تاج محل ہے۔

زندگی کی جدوجہد کے اس میدان میں ہم نے اس صبر واستقامت کے نتائج کا مشاہدہ بھی کیا کہ وہی لوگ جوکل تک مجھ سے اس موضوع پر بات تک کرنا گوارا نہیں کرتے تھے، انھوں نے بارہا شریک کارواں ہونے کی خود مجھ سے درخواست کی۔

ایک واقعہ

سچ کہتے ہیں کہ دوسروں کی مخالفت اور تنقید سے شخصیت اور کام میں نکھار پیدا ہوتا ہے، راقم الحروف کے ایک دوست جوان دنوں جواہر لال نہرو یونیورسٹی کے طالب علم ہیں اور دیوبند کے فاضل بھی ہیں انھوں نے عثمانی صاحب کے متعلق یہ واقعہ سنایا کہ میرے ایک دوست اور ساتھی ہیں وہ کہہ رہے تھے کہ میں پہلے مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی کی بڑی مخالفت کرتا تھا، مگر میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی ایک وسیع وعریض سرسبز وشاداب باغ میں گھوم رہے ہیں، مجھے بڑی حیرت ہوئی، صبح کو جب میں نیند سے بیدار ہوا تو خواب کا پورا نقشہ میرے ذہن میں گردش کرتا رہا اور اس دن کے بعد سے میں نے یہ طے کرلیا کہ میں کبھی اب مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی کی مخالفت نہیں کروں گا۔اور کسی چیز میں نہیں کروں گا، آخر کوئی تو بات ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے بارے میں مجھے خواب میں اس طرح کی چیز دکھائی۔

ہار نہ ماننے کا جذبہ اور کامیابی کا راز

انسان کمزوریوں کا پتلا ہے، جب اس کی منشاء کے مطابق کوئی چیز نہیں ہوتی ہے تو حالات سے ہار ماننے لگتا ہے، اور جلد باز بھی ہے، وہ ہمیشہ سوچتا ہے کہ جو چیز میں نے سوچا وہ فوراً ہوجائے، مگر جب امید بر نہیں آتی تو انسان مایوسی کا شکار ہوتا ہے اور منزل پہ

پہونچنے سے پہلے ہی دم توڑ دیتا ہے، لیکن جب عزم وحوصلہ کا انسان پختہ ہوتا ہے تو مایوسیاں راہ نہیں روکتیں اور آخر کار انسان منزل پہ جا کر ہی دم لیتا ہے، اور راستوں کے سنگ گراں کو توڑتا ہوا انسان اپنی مراد تک جا پہونچتا ہے، ایسی ہی کچھ خصوصیات کی حامل شخصیت مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی صاحب کی بھی ہے، وہ خود کہتے ہیں کہ جب میں کسی کام کو طے کرلیتا ہوں تو اس میں، خواہ کتنا ہی وقت لگ جائے جب تک اسے کر نہیں لیتا ہوں نہ تو چین سے بیٹھتا ہوں اور نہ ہار مانتا ہوں اور یہی میری کامیابیوں کا راز ہے، مشکلات کبھی بھی میرے ارادوں کو مضمحل نہیں کرپاتیں اور میں ہر مشکل راہ اور خاردار جھاڑیوں سے نکلتا چلا جاتا ہوں، اور آج اس مقام پر اسی جذبہ کی وجہ سے پہونچا ہوں۔ اقبال علیہ الرحمہ نے بجا طور پر کہا تھا:

شاہیں کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا
پر دم ہے اگر تو، تو نہیں قوت فولاد

جذبہ اور آرزو

موصوف کہتے ہیں کہ یہ جذبہ ہمیشہ ہمارے اندر موجزن رہتا ہے کہ کوئی کام نامکمل اور ادھورا نہ چھوڑوں، بلکہ اسے پائے تکمیل تک پہونچاؤں، طے کردہ کام کے تعلق سے پہلے خود سوچتا ہوں، اس کی تدبیر کرتا ہوں اور پھر اپنے محسنین اور مخلصین سے مشورہ کرتا ہوں، اس کی تہہ تک پہونچنے کی کوشش کرتا ہوں، جب وہ کام میرے ذہن ودماغ پر سوار ہوجاتا ہے تو پھر میں اپنے اہل وعیال اور ہر چیز سے محبوب اسی کو تصور کرتا ہوں، بس میری آرزو یہی رہتی ہے کہ کس طرح اسے پورا کروں، اور یہ سوچ لیتا ہوں کہ جب اللہ رب العالمین انسان کو اس کی وسعت اور سکت سے زیادہ کام کا مکلّف ہی نہیں بناتا تو پھر وہ انسان کے ذہن ودماغ میں بھی اسے نہیں ڈالتا۔ ''**لا یکلف اللّٰہ نفساً إلا وسعھا**'' اور پھر اسی تصور میں رخت سفر باندھ لیتا ہوں:

صبح آتا ہے شام آتا ہے، دست بستہ غلام آتا ہے
کام کرتے رہو کبھی نہ رکو، کام کرنے سے کام آتا ہے

مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ میری تمنائیں اور آرزوئیں مجھے ابھارتی ہیں، خواب غفلت سے بیدار کرتی ہیں، ہر آنے والی صبح ایک نئی امنگ کے ساتھ میرے لئے طلوع ہوتی ہے، جی چاہتا ہے کہ زندگی کا آخری لمحہ بھی کام کرتے کرتے ختم ہو

ہر صبح نئی شام نئی برق تجلی
اللہ کرے مرحلہ شوق نہ ہو طے

میں اس پر یقین نہیں رکھتا کہ:

ہر شام تمناؤں کا میلا سا لگے ہے
ہر صبح اجڑ جائے ہے امید کی بستی

بلکہ میرے لئے ہر صبح امید کی بستی بجائے اجڑنے کے آباد ہوتی رہتی ہے۔

کارہائے نمایاں

انسان اپنی زندگی میں بے شمار ایسے کام انجام دیتا ہے جن کے اثرات اخروی ہوتے ہیں اور ان کے فیوض وبرکات اور نتائج وثمرات روز قیامت ان کے سامنے آئیں گے، مگر کچھ کام ایسے ہوتے ہیں جو اخروی کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی زندہ علامت بن کر انجام دینے والی شخصیت کی عظمت وشرافت کی دہائی دیتے رہتے ہیں، مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی صاحب ان خوش بختوں میں ہیں، جن کی زندگی چلتی پھرتی انجمن ہے، اور جن کے کارنامے اپنی شہادت خود دیتے ہیں، بر سبیل تذکرہ چند خدمات کی جانب اشارہ کرتا چلوں:

جامعۃ القاسم دار العلوم الاسلامیہ کا قیام

یہ سچ ہے کہ موجودہ حالات میں دینی اداروں اور تربیتی مراکز کے قیام کی

ضرورت ماضی کے مقابلہ مزید بڑھتی جارہی ہے، اس ضرورت کو مفتی صاحب کی دوررس نگاہ نے محسوس کرلیا کہ ہندونیپال کے سرحد کی یہ پٹی بالخصوص اور صوبہ بہار بالعموم کسی بڑی دینی جامعہ سے خالی ہے، چنانچہ مفتی صاحب موصوف دین وشریعت کا بے نظیر قلعہ ایسی جگہ تعمیر کرنے کیلئے کمربستہ ہوئے جہاں لوگ جاتے ہوئے بھی دس بار سوچتے ہیں، جہاں نہ وسائل زندگی ہے اور نہ کمیونکیشن کے ذرائع، جو سیلابی علاقہ ہونے کی وجہ سے ہمیشہ تباہی و بربادی کے تھپیروں کی زد میں رہتا ہے، کبھی سیلاب تو کبھی خشکی و قحط سالی، اس سرحدی علاقے کے قرب وجوار میں غریب و پسماندہ مسلمانوں کی بڑی آبادی ہے، مگر دین وایمان اور اسلامی غیرت وحمیت الحمدللہ ان کی گھٹی میں پیوست ہے، اوران کی غربت کبھی ان کے پائے استقامت کو متزلزل نہیں کرتی، کبھی اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا کہ اتنا بڑا دین کا قلعہ ایسی افتادہ اور بے آب وگیاہ جگہ میں تعمیر ہوسکے گا، مگر اللہ نے اس سرزمین کو مفتی صاحب کے ذریعہ یہ شرف بخشا اور ۱۹۸۹ء میں جامعہ کی بنیاد رکھی اور دیکھتے ہی دیکھتے اتنا وسیع وعریض علم وادب کا نشیمن تیار کردیا کہ جب ہندوستان کی سرکردہ شخصیات اور ہمدردان ملت نے اس جگہ کا دورہ کیا اور دیکھا تو ان کی آنکھیں خیرہ رہ گئیں، مفتی صاحب کی دیانت داری اور اخلاص وللّٰہیت کی سند کیلئے جامعہ کا وجود ہی کافی ہے، (اللہ ان کو سعادتوں پر قائم رکھے) اور جامعہ کو جس مقام تک پہونچانے کا مفتی صاحب نے خواب دیکھا ہے اللہ تعالیٰ اسے شرمندہ تعبیر کرے۔

ہندوستان کا معاشی اعتبار سے پسماندہ، مگر علمی، فکری اور تعلیمی اعتبار سے نہایت ہی مالدار و بیدار اور مستعد صوبہ بہار جس پر برسوں سے یہ شکوہ رہا کہ اس سرزمین پہ کوئی ایسی دینی درسگاہ اور مستند ادارہ نہیں ہے جسے بڑی جامعہ اور دینی یونیورسٹی کا نام دیا جاسکتا ہو، فضیلت تک تعلیم ہو اور طلبہ کا رجوع ہو۔ ''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ'' کے قیام کے بعد اور روز افزوں ہمہ گیر ترقی کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ صوبہ بہار بھی اپنی پشت پر عظیم الشان دینی یونیورسٹی رکھتا ہے، اس شکایت کو دور کرنے کا سہرہ بھی حضرت مفتی موصوف کے سر جاتا ہے۔

رسالہ ''معارف قاسم جدید'' کا اجراء

مفتی صاحب موصوف نے اپنے کام کو متعارف کرانے اور جامعہ کی آواز کو دنیا کے کونے کونے تک پہونچانے کیلئے سنہ 2002 میں ایک رسالہ ''معارف قاسم جدید'' کے نام سے نکالنا شروع کیا جو پابندی سے نکل رہا ہے اور جس میں عمدہ و معیاری، دینی، اصلاحی، تربیتی، سیاسی اور فکری مضامین شائع ہورہے ہیں۔

''معارف قاسم جدید'' کے دستاویزی اور تاریخی نمبرات: سیرت النبی ﷺ نمبر، قاضی مجاہد الاسلام نمبر، مسلم پرسنل لا نمبر اور پیام انسانیت نمبر خصوصیت کے ساتھ اس کی علمی اور تاریخی وقعت کو دوبالا کرتے ہیں۔ رسالہ کی کامیابی سے پتہ چلتا ہے اور اسکی توقع کی جاسکتی ہے کہ یہ رسالہ جامعہ اور مفتی صاحب کی تحریک اور کام کو پوری دنیا میں متعارف کرانے میں اہم رول ادا کرے گا۔

تحریک ناموس رسالتؐ

پیغمبر اولین وآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے رخصت ہوجانے کے بعد امت مسلمہ پر اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کیلئے جو ذمہ داریاں ڈالیں ہیں ان میں تحفظ شریعت (کتاب وسنت)، دعوت دین اور صیانت عقیدۂ ختم نبوت کی جدوجہد کرنا سب سے اہم ذمہ داری ہے اس میں ذرہ برابر بھی کوتاہی امت کے کسی بھی فرد کیلئے سنگین اور ناقابل معافی جرم ہے، یہ ایک ایسا شعبہ ہے جس کے قیام اور تحفظ کیلئے ہی یہ امت برپا کی گئی ہے، اور یہی سرمایہ ایمان واسلام ہے، ہندوستان جیسے ملک میں ایسے افراد جن کا تعلق قادیانی فرقہ سے ہو ان کو راہ راست پر لانا اور اگر ہدایت نصیب نہ ہو تو ان کی سرکوبی کرنا امت کے ہر فرد کی دینی اور ایمانی ذمہ داری ہے اور دوسروں کو اس ارتداد سے بچانا بھی۔ اور اگر کسی مسلم ملک میں ایسے بدین، گمراہ اور اسلام کے دشمن پائے جائیں تو واجب القتل

ہیں۔اوران سے کسی بھی طرح کی ہمدردی، نرمی اورچشم پوشی ناجائز وحرام ہے، کیونکہ کفر سے اتنا سنگین خطرہ امت کولاحق نہیں ہے جتنا اس مرتد جماعت سے ہے، کیونکہ ان کے نام بھی ہمارے ہی جیسے اور طرز معاشرت بھی ہمارے ہی جیسے ہیں، اس سے دھوکہ کھا کر لوگ گمراہی اختیار کرسکتے ہیں۔

اسلام اور مسلمان دشمن برطانوی انگریزوں نے اسلامی عقیدہ پر شبخوں مارنے اور مسلمانوں کوارتداد کی راہ پر لانے کیلئے ملعون مرزا غلام احمد قادیانی کو تیار کیا، اس کی مالی امداد کی، اور آج بھی لندن سے امداد کررہا ہے، اور بدنصیب وملعون مرزا غلام احمد قادیانی پیسے اور جاہ کی لالچ میں نہ صرف یہ کہ ایمان بیچ بیٹھا، بلکہ ہمیشہ ہمیش کیلئے جہنم کا ایندھن بن گیا، ''**فلعنه الله عليه و الملائكة و الناس أجمعين إلى يوم الدين** ۔'' یہ بات یادرکھنے کی ہے اور قیامت تک آنے والے امت کے ہر فرد کے دل ودماغ میں بیٹھاتے رہنے کی ہے کہ قادیانی مرتد اور ملعون فرقہ ہے، جو مسلسل پاکستان اور ہندوستان میں قدم جمانے اور سادہ لوح، ناخواندہ اور معاشی اعتبار سے مجبور ومفلس مسلمانوں کوارتداد کی راہ پر لانے کی کوشش کررہاہے، بہرحال مسلمانوں کیلئے اس گمراہ اور جہنمی فرقہ سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے اور بالخصوص علماء اور ائمہ مساجد کی ذمہ داری ہے کہ مسلمانوں کواس ناپاک سازش سے باخبر رکھیں، انسانوں کے اس ملعون فی الدنیا والآخرہ اور ارزل طبقہ سے تعلق رکھنے والے گروہ کا خاص نشانہ مسلمان ہی ہیں، نہ تو یہ طبقہ عیسائیوں میں تبلیغ کرتا ہے، نہ یہودیوں میں، نہ سکھوں میں، اور نہ ہندوؤں اور غیر مسلموں میں، اور بڑی چالاکی کے ساتھ مسلمانوں کے درمیان بھی رہتا ہے، اور خودکو منافقین کی طرح مسلمان بھی کہتا ہے، اس لئے اس جماعت سے تعلق رکھنے والے ہر ہر فرد کو روئے زمین سے مٹادینے اور اس فتنہ کو ختم کرنے کی کوشش کرنا امت کے ہر ہر فرد کی ذمہ داری ہے، اور اس کے لئے جان ومال کی خواہ کتنی ہی قربانی کیوں نہ دینی پڑے، اس کے سد باب کا راستہ تلاش کیا جانا وقت کا ترجیحی تقاضا ہے، اللہ تعالیٰ امت کواس ناسور اور جہنم کے ایندھن سے محفوظ اور پاک فرمائے آمین۔

بہار میں قادیانیت کا رخ اور علماء کی بیقراری

جب اس ملعون فرقہ نے صوبہ پنجاب سے پاکستان کے بعض شہروں، حیدرآباد (پاکستان) اور حیدرآباد (بھارت) سے لاہور اور دیگر شہروں سے ہوتے ہوئے صوبہ بہار کے ضلع مونگیر، بھاگلپور اور بعض دیہی علاقوں کا رخ کیا تو مولانا محمد علی مونگیری، مولانا عبدالصمد رحمانی اور اترپردیش میں علامہ انور شاہ کشمیریؒ، اور مولانا ثناء اللہ امرتسری، پاکستان میں مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا یوسف بنوری رحمہم اللہ جیسے اکابر امت اس کی سرکوبی کیلئے کمربستہ ہوئے، اس کے نتیجہ میں کافی دنوں تک یہ وبا دبی رہی۔

اس وقت کچھ سالوں سے اندرونی طور پر قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں یوپی اور بہار کے بعض پسماندہ علاقوں میں پھر شروع ہوئی ہیں، مگر اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے مولانا قاری محمد عثمان منصور پوری (دارالعلوم دیوبند)، حضرت مولانا محمد شاہد سہارنپوری امین عام جامعہ مظاہر علوم سہارنپور، مولانا شاہ عالم گورکھپوری (دارالعلوم دیوبند) اور مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی (مدھوبنی، سپول، بہار) کو کہ یہ حضرات تحفظ ختم نبوت کے اس اہم فریضہ کوادا کرنے کی ذمہ داری مستحکم تحریک کی شکل میں سنبھالے ہوئے ہیں اور اس فتنہ کی سرکوبی کیلئے ہر ممکن جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں۔

بہار میں ختم نبوت تحریک

جیسا کہ راقم الحروف نے عرض کیا بہار میں اس تحریک کی ابتداء حضرت مونگیریؒ نے کی اس کو مولانا عبدالصمد رحمانیؒ نے آگے بڑھایا، اور اب اللہ کا شکر ہے کہ بہار کے علماء کی پوری ٹیم کے ساتھ مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی صاحب حفظہ اللہ نے اس ذمہ داری کو سنبھالا ہے، ان کی یہ آوازِ حق، باطل کے خیمہ پر بجلی بن کر گری ہے، مفتی صاحب موصوف نے بروقت اقدام کرکے پورے بہار میں اس تحریک کو عام کیا ہے اور شہر شہر اور قریہ قریہ ناموس

رسالت کی آواز پہونچائی ہے، سوئے ہوئے علماء، ائمہ مساجد اور دانشوران کو جگایا ہے، حقیقت یہ ہے کہ اس کام کا کوئی بدل نہیں ہے، مفتی صاحب اس میدان میں بہار میں فرض کفایہ ادا کررہے ہیں، اللہ تعالیٰ اس راہ کی رکاوٹوں کو دور کردے، اور مفتی موصوف کی یہ آواز رہتی دنیا تک امت میں نسل درنسل منتقل ہوتی رہے، آمین۔

اکابر کی تائید وتوثیق

مقولہ مشہور ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی شخص سے محبت کرتا ہے تو مخلوق کے دلوں میں اس کی وقعت وعظمت بٹھا دیتا ہے، اور ہمارے استاذ گرامی حضرت مولانا شیخ عبدالحق اعظمی صاحب شیخ الحدیث بخاری جلد ثانی دارالعلوم دیوبند، سبق میں فرماتے تھے کہ اگر کسی عالم کی طرف علماء اور اہل علم کا جھکاؤ دیکھو تو سمجھو کہ وہ اللہ کا ولی اور دیندار عالم ہے، اور اگر اس کی طرف دنیاداروں کا جھکاؤ زیادہ دیکھو تو یہ سمجھ لو کہ یہ خالص دنیادار عالم ہے۔

مفتی صاحب موصوف ان لوگوں میں سے ہیں جن سے علماء اور اہل علم نہ صرف یہ کہ محبت کرتے ہیں، بلکہ ان کی اور ان کے کاموں کی تائید وتوثیق بھی کرتے ہیں، اور وہ اپنے کام اور اخلاق کی وجہ سے ہندوپاک اور دنیا کے دوسرے ملکوں کے علماء اور اکابر کی نظروں میں ہردلعزیز ہیں۔

صاف ستھری روحانی زندگی کے قائل بھی ہیں اور عادی بھی ہیں، ان کا رشتہ چاروں روحانی سلاسل سے ہے، اور انھیں کے طریقہ پر دعوت ونصیحت کا کام بھی انجام دے رہے ہیں، اور تحریکی جذبہ اکابر دیوبند اور اسلاف سے ملا ہے، اور اسی جرأت رندانہ کے ساتھ احیاء دین کی تحریک کو منظم کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ **اللھم زد فزد۔**

پیام انسانیت کی جدوجہد

انسان اپنی مختصر سی زندگی میں بہت کچھ کرنا چاہتا ہے، اور ہر شخص کی خواہشیں بھی

بے شمار ہوتی ہیں، مگر اس کی ساری خواہشیں پوری بھی ہوجائیں یہ ضروری نہیں، مفتی صاحب کے چہرے سے جھلکتا ہے کہ وہ کام کے خوگر ہیں، چین وسکون سے بیٹھنے سے انھیں بیر ہے، حیرت ہوتی ہے کہ اتنا کثیر الاسفار انسان اتنے سارے کام کیلئے وقت کیسے نکال لیتا ہے اور بڑی خوبی کے ساتھ ہر کام کو انجام تک پہونچا دیتا ہے، ادھر پانچ چھ سالوں میں مزید اس میں تیزی آگئی ہے، ان کے اندر اکابر کے کاموں کو آگے بڑھانے کی بڑی عمدہ خصلت ہے، اس زاویئے سے مفتی صاحب کی بڑی قابل رشک شخصیت ہے، یہ دنیا ہے، یہ کام کی جگہ ہے ’’اٹھالے ہاتھ میں بڑھ کر جو، مینااسی کا ہے‘‘۔

پیام انسانیت کی وہ تحریک جن کی بنیاد ہندوپاک میں مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالحسن علی حسنی ندویؒ نے رکھی، اور پوری زندگی انسانیت تک، انسانیت کا پیغام پہونچاتے رہے، ان کے اس مشن کو آگے بڑھانے کا کام مغرب میں مولانا عبدالکریم پاریکھؒ (مقیم ناگپور) جنوب میں مولانا محمد رضوان القاسمیؒ (بانی و سابق ناظم دارالعلوم سبیل السلام حیدرآباد) شمالی بھارت میں مولانا محمد رابع حسنی ندوی (ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ وموجودہ صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ) اور مشرق (بہار، جھارکھنڈ) میں محسن ملت مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی نے آگے بڑھانے کا سلسلہ شروع کیا، اور بڑی مستعدی کے ساتھ اس کے پروگرام گاہ بگاہ منعقد کرتے رہتے ہیں اور اب تک پیام انسانیت کے متعدد پروگرام مختلف شہروں میں منعقد کرچکے اور بہار کی سطح پر پیام انسانیت کے عنوان سے، دعوت دین، سیرت رسول ﷺ اور اسلام کے اعلیٰ اقدار ومحاسن کو اہل وطن تک پہونچانے کا عظیم کام کررہے ہیں، اور ان کاموں کے اعتراف میں ’’محسن انسانیت ایوارڈ‘‘ سے بھی سرفراز کئے گئے ہیں۔

تصنیف وتالیف

بحث وتحقیق اور علمی ذوق رکھنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ علمی، تحقیقی، تالیفی اور تصنیفی کام یکسوئی چاہتا ہے، مفتی صاحب کے بارے میں ہر شخص کو معلوم ہے کہ ’’جامعۃ القاسم

دار العلوم الاسلامیہ'' جیسا عظیم ادارہ، معارف قاسم جدید کی ادارت، آفس سے متعلق امور کی انجام دہی اور اس کے علاوہ جامعہ اور اس کی متعدد شاخوں سے متعلق وسائل کی فراہمی وغیرہ یہ ساری چیزیں خود مفتی صاحب سے متعلق ہیں اور ہمہ وقت اسی کے بارے میں سوچتے اور کام کو آگے بڑھانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ باوجود اس کے مفتی صاحب موصوف تصیف وتالیف اور کتابوں کی تحقیق وترتیب کے لئے وقت نکال لیتے ہیں، یہ بات اپنی جگہ پر نہایت ہی اہمیت کی حامل ہے۔ اور یہ نہ صرف یہ کہ زبانی اعتراف سے تعلق رکھتی ہے، بلکہ انہوں نے بہت سے ایسے تحریری نقوش متعدد کتابوں کی شکل میں علماء، دانشوران اور پڑھے لکھے لوگوں کی خدمت میں پیش کئے ہیں جو نہایت ہی دستاویزی، تحقیقی اور تاریخی ہیں۔ بطور خاص (۱) مجاہد کی للکار (۲) مقامات مقدسہ کی تحقیق (۳) قرآن کریم کا اعجاز اور اسکی حقیقت (۴) خطبۂ حجۃ الوداع (۵) زکوٰۃ اور اس کا مصرف (۶) 20ویں صدی کے علماء گجرات کی حیات علمی و دینی خدمات (۷) اسلام اور امن وآشتی (۸) قیادیانی دائرہ اسلام سے خارج، وغیرہ کا نام لیا جاسکتا ہے۔ یقیناً یہ بڑی مستعدی، علم دوستی اور تحقیقی وتصنیفی ذوق کی دین ہے، اس سے امید کی جاسکتی ہے کہ آئندہ بھی قیمتی تحریریں سامنے آئیں گی۔

مختصر یہ کہ مفتی صاحب موصوف نے بہت مختصر مدت میں اپنے کارناموں سے برصغیر، ایشاء، افریقہ اور یورپ تک کے علمی اور دانشور حلقہ کو متاثر کیا ہے، صوبہ بہار کی اس مرنجاں مرنج علمی اور عملی شخصیت نے اپنی خدمات اور انوکھی جدوجہد سے وہ مقام حاصل کیا ہے کہ ہندوستان کی علمی اور دینی خدمات پر بیسویں اور اکیسویں صدی کی تاریخ لکھنے والا کوئی حد درجہ متعصب مؤرخ بھی ان کا نام لئے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتا، والأجر عند اللہ۔

حرف آخر

زیر نظر کتاب کے مسودے کا بغور مطالعہ کیا اور کتاب کے مشمولات دیکھے، ہمارے محترم دوست ڈاکٹر مولانا شہاب الدین ثاقب قاسمی صاحب نے بڑی محنت اور عرق

ریزی کے ساتھ مفتی صاحب موصوف کی زندگی کے چند علمی، تحریکی اور عملی پہلوؤں کو سمیٹنے کی کامیاب کوشش کی ہے، ابھی اسے مختصر ہی کہا جاسکتا ہے، کیونکہ بہت سے گوشہ ابھی اس میں نہیں آپائے ہیں، البتہ یہ ضرور ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے ایک مضبوط بنیاد رکھ دی ہے، جس پر مفتی صاحب کی سوانح اور حالات زندگی کی عالی شان عمارت کھڑی کی جاسکتی ہے، مولانا ڈاکٹر شہاب الدین ثاقب قاسمی صاحب جس طرح کے متحمل المزاج اور سنجیدہ طبیعت کے انسان ہیں، اپنی عادت کے موافق اس کتاب کے موضوعات کا بھی اسی سنجیدگی کے ساتھ انتخاب کیا ہے اور بڑے سلیقہ کے ساتھ مرتب کیا ہے، یقیناً یہ کتاب مفتی صاحب موصوف کی زندگی کو مزید عملی میدان میں نکھارنے میں مہمیز کا کام بھی دے گی، دوسروں کے لئے مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی صاحب کے حالات زندگی سے آگہی کا ذریعہ بھی ہوگی، اور آنے والی نسل کیلئے خود کو قوم و ملک کی خدمت کیلئے تیار کرنے کے باب میں بہترین رہنمائی حاصل کرے گی، یہ تحریر جو آپ کے سامنے ہے، میرے دوست ڈاکٹر ثاقب صاحب نے جب مجھ سے لکھنے کیلئے کہا تو میں اپنی کم مائیگی اور بے علمی کی وجہ سے بار بار انکار کرتا رہا، مگر ان کا محبت بھرا اصرار میرے انکار پر غالب رہا، اور انھیں کی نگرانی میں یہ بے ربط تحریر لکھ دی ہے، بہرحال میری دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر موصوف کی اس علمی خدمت کو قبول فرمائے اور مطالعہ کنندگان کیلئے نفع بخش بنائے۔ آمین

خاکسار

(مفتی) احمد نادر القاسمی

(اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا، جوگا بائی، نئی دہلی)

۲۵؍صفر المظفر ۱۴۳۲ھ مطابق ۳۰؍جنوری ۲۰۱۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیارِ شوق اور اہل علم وادب کی وادی بہار ہر زمانے میں اپنی متنوع خصوصیات کے سبب پوری دنیا میں مرکز توجہ رہی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ بیمار ذہن اور متعصب فکر کے حامل افراد وشخصیات نے اس کے عظیم اور نا قابل فراموش کارناموں پر دانستہ پردہ ڈالنے کی حتی الوسع کوششیں کیں، مگر انہیں کامیابی نہیں ملی اور بہار آج بھی اپنے گوناگوں خصائل کے سبب ہر ملک، ہر شہر، ہر قریہ، ہر خطہ اور ہر جگہ موجود ہے۔ کوئی عہد ایسا نہیں گزرا ہے کہ جس میں اس کی کوکھ سے جنم لینے والوں کا دبدبہ قائم ودائم نہ رہا ہو۔ اس میں دورائے نہیں کہ اس سے مناسبت کے سبب باشندگان بہار کو مختلف النوع مصائب وپریشانیوں سے دوچار ہونا پڑا ہے، اس کے باوجود اعلیٰ خداداد صلاحیت، بے لوث خدمات، محنت ومشقت اور ایمانداری ودیانت داری کے باعث کامیابی وکامرانی ان کے قدم بوس ہوتی رہی۔ جنگ آزادی سے لیکر ملک وقوم کی ترقی میں بالخصوص علماء بہار نے قائدانہ رول ادا کیا ہے۔ علمی، ملی، سیاسی و سماجی، رفاہی، فلاحی، تحقیقی اور تصنیفی ہر شعبے میں علماء بہار کی خدمات جلیلہ کی طویل ودرخشاں تاریخ ہے۔ شیخ شرف الدین یحیٰ منیریؒ، علامہ محبّ اللہ بہاریؒ، شیخ شمس الدین الحق عظیم آبادیؒ، حضرت مولانا ابوالمحاسن سجادؒ، حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ، حضرت مولانا سید مناظر حسن گیلانیؒ، علامہ سید سلیمان ندویؒ، حضرت مولانا منت اللہ رحمانیؒ، حضرت مولانا عبدالصمد رحمانیؒ، حضرت مولانا قاضی مجاہدالاسلام قاسمیؒ، مولانا سید ابوظفر ندویؒ وغیرہ بہار کے آسمان پر ایسے آفتاب وماہتاب بن کر چمکے جن کے علمی اور ملّی کارناموں کی شعائیں رہتی دنیا تک باقی رہیں گی (انشاء اللہ)۔ ایسے باکمال علماء اور اہل علم ودانش کی سرزمین بہار میں ہر عہد میں خاصی تعداد رہی ہے جنہوں نے علماء اسلاف کے نقش قدم پر گامزن رہ

کر ان کی فکر وتحریک اور مشن کو انتہائی دوراندیشی اور عزم واستقلال کے ساتھ آگے بڑھایا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ صوبہ بہار عہد قدیم سے تاریخ ساز شخصیات وواقعات کا مرکز رہا ہے۔ یہاں جنم لینے والی بعض شخصیات ایسی بھی گزری ہیں جنھوں نے اپنے وطن سے باہر نکل کر دوسری جگہوں پر دینی، علمی، ادبی، تہذیبی اور ثقافتی کارنامے انجام دئے ہیں اور اپنے اپنے مقام ومرتبہ کو بلند وبالا کرتے ہوئے بہار کا نام روشن کیا ہے، بلکہ بعض ایسی شخصیات بھی ہیں جنھوں نے بالکل خاموشی کے ساتھ نام ونمود کے چکر میں پڑے بغیر خلوص وللّٰہیت کے ساتھ مختلف شعبوں میں اپنے کارہائے نمایاں کی چھاپ چھوڑی ہے۔ یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ ہندوستان کو اپنی جس قدیم تہذیب وتمدن پر فخر حاصل ہے اس میں صوبہ بہار کی علمی، مذہبی اور تہذیبی روایات کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ یہ ریاست عہد قدیم میں اوپنیشد کے برہم ودیا کا مرکز تھا، دنیا کے دو بڑے مذاہب جین اور بودھ کا فروغ اسی صوبہ سے ہوا۔ مہاویر جین کا انتقال بہار شریف کے علاقے میں ہوا اور مہاتما بدھ نے ''راجگیر'' اور ''گیا'' میں حقیقت ومعرفت کی تلاش کی۔ چھٹی صدی قبل مسیح سے پانچویں صدی عیسوی تک تقریباً ایک ہزار برس ''پاٹلی پتر (عظیم آباد اور موجودہ پٹنہ) کو پورے ملک میں مرکزیت حاصل رہی، یہاں کے مذہبی اور تہذیبی اثرات نے نہ صرف ہندوستان، بلکہ پورے ایشیا کو متاثر کیا۔

گذشتہ دودہائی میں ریاست بہار سے وابستہ جن علماء کرام نے اپنی خدمات، مختلف النوع سرگرمیوں اور گوناگوں خصوصیات کے سبب ملک اور بیرون ملک میں شہرت وعظمت کی بلندیوں کو سر کیا اور ہر شعبے میں اپنی منفرد شناخت قائم کی، ان میں حضرت مولانا مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی بانی ومہتمم ''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ سپول'' کی شخصیت ممتاز ہے۔ بہت ہی قلیل عرصہ میں اپنی بے بہا خدمات کے سبب وہ اپنے معاصرین علماء کرام میں کافی آگے نکل گئے ہیں۔

آپ کی مساعی کا برملا اعتراف کرتے ہوئے حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن

اعظمی ندوی مدیر مجلّہ ''البعث الاسلامی''، مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو، رقم طراز ہیں:

''صوبہ بہار کے موجودہ علماء وادبا کی کہکشاں میں ایک نمایاں نام حضرت مولانا مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی صاحب کا ہے۔ جنہوں نے اپنی عالی ہمت اور اخلاص وللّٰہیت کی جیتی جاگتی تصویر سپول کے علاقہ میں ہندونیپال کی سرحد پر ''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ'' قائم کر کے پیش کردیا ہے''(۱)

معروف عالم دین واسکالر حضرت مولانا عیسیٰ منصوری (چیئر مین ورلڈ اسلامک فورم لندن) نے لندن میں 2010 میں جشن آزادی سے متعلق منعقد ایک یادگار اور تاریخی تقریب میں آپ کا تعارف ان الفاظ میں پیش کیا ہے:

''کانفرنس کے دوسرے مہمان ہندوستان کے ممتاز عالم دین، تحریک ختم نبوت کے مجاہد (بانی ومہتمم جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی سپول بہار) اور درجن بھر علمی و تحقیقی کتب کے مصنف مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی ہیں''(۲)

مفتی صاحب نے ''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ سپول'' کو بامِ عروج عطا کرنے کے ساتھ ساتھ دوایسی تحریکوں کو جلا بخشی ہے جس نے ان کے نام اور کارناموں کو تابندہ کردیا ہے۔ ''تحریک تحفظِ ختم نبوت اور پیام انسانیت بیداری مہم'' یہ دونوں تحریکیں بہار میں ایسے نازک حالات میں چلائی گئیں کہ اگر اس طرف بروقت توجہ نہ دی جاتی تو ہزاروں مسلمان اسلام اور ایمان سے ہاتھ دھو چکے ہوتے، مگر آپ نے فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کیلئے کسی معجزہ کا اور امداد کا انتظار کئے بغیر سربکف میدان میں کود پڑے اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے توسط سے شمالی بہار میں پنپ رہے قادیانیوں کو بوریا بستر سمیٹنے پر مجبور کردیا۔ اسی طرح سسکتی اور دم توڑتی انسانیت کی بقا اور اس کے احیاء کی خاطر لوگوں میں بیداری پیدا کرنے کے لئے پورے زور شور سے پیامِ انسانیت کی مہم چلائی۔ اور رحمت للعلمین ﷺ

۱۔ (ذکرا قائما 20ویں صدی کے علماء حضرات کی حیات، علمی ودینی خدمات ص ۷ طبع اوّل ۲۰۱۰ء)

۲۔ (ہفتہ روزہ عالمی سہارا 21 اگست 2010)

کے پیغام انسانیت کو ہر خواص وعام میں پہنچایا۔ یہ دونوں مہمیں کتنی کامیاب ہوئی ان کی تفصیلات آئندہ صفحات میں آئے گی۔

ولادت اور تعلیم

مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی بن مولانا محمد ایوب رحمانی بن منشی مظہر حسین بن طریب اللہ بن شیخ سیف علی بن حسن اللہ صدیقی شمالی بہار، ضلع سپول کے گاؤں مدھوبنی میں 15 اگست 1960ء میں ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد حضرت مولانا ایوب صاحب رحمانیؒ اپنے وقت کے ذی شعور عالم دین تھے۔ ان کا شمار علاقہ کے باا ثر وصاحب حیثیت حضرات میں ہوتا تھا۔ مولانا ایوب صاحب سادگی وپرکاری کے سبب ہر خاص وعام میں بے حد مقبول تھے۔ چنانچہ آپ نے ابتدائی تعلیم کا آغاز اپنے گھر سے کیا اور والد محترم سے ناظرہ قرآن شریف پڑھا، اس کے بعد ابتدائی فارسی مدرسہ فیض عام رحمانی چین سنگھ پٹی سپول اور ابتدائی عربی کی تعلیم ''جامعہ سراج العلوم تلہٹہ بازار سیوان'' میں حاصل کی۔

مزید حصول تعلیم کے لئے شہر میرٹھ (یوپی) تشریف لے گئے اور وہاں جامعہ عربیہ نورالاسلام میں داخل ہو کر حضرت مولانا نسیم احمد مظاہری صاحب اور حکیم الاسلام قاری محمد طیبؒ کے خلیفہ اجل حضرت مولانا حکیم محمد اسلام انصاری صاحب مدظلہ العالی سے علمی استفادہ کیا۔ جامعہ نورالاسلام میں ایک سال قیام کے بعد علم وادب کی عظیم سرزمین دیوبند چلے گئے اور دارالعلوم (وقف) دیوبند میں داخلہ لیا۔ یہاں آپ نے اپنے وقت کے جید اور ممتاز اساتذہ سے کسب علم وفیض کیا۔ دیوبند میں جن لائق وفائق اساتذہ کے سامنے آپ نے زانوئے تلمذ تہہ کیا ان میں حضرت مولانا محمد اسلم قاسمی دامت برکاتہم، حضرت مولانا مفتی انوارالحق قاسمیؒ، حضرت مولانا فرید الدین قاسمی، مولانا قمر عثمانی، مولانا عبدالرؤف عالیؒ اور مولانا غلام نبی قاسمی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

دارالعلوم دیوبند میں متوسطات تک کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ملک کی دوسری

عظیم درسگاہ ''جامعہ مظاہر علوم سہارنپور'' تشریف لے گئے اور سند فضیلت حاصل کی۔

یہاں آپ کو جن اساتذہ سے پڑھنے کا موقع ملا ان میں حضرت مولانا مفتی مظفر حسینؒ سابق ناظم جامعہ مظاہر علوم سہارنپور، حضرت مولانا محمد عاقل صاحب صدر المدرسین جامعہ مظاہر علوم سہارنپور، حضرت مولانا محمد یونس جونپوری صاحب شیخ الحدیث جامعہ مظاہر علوم سہارنپور، حضرت مولانا سلمان صاحب ناظم جامعہ مظاہر علوم سہارنپور، حضرت مولانا یعقوب سہارنپوری صاحب اور علامہ رفیق احمدؒ وغیرہ شامل ہیں۔

مفتی صاحب بچپن ہی سے مرنجاں مرنج طبیعت کے حامل، عزم واستقلال کے پیکر، غریبوں ومسکینوں کے ساتھ ہمدردی وغمخواری کے خوگر تھے۔ سادگی، رحم دلی اور دریا دلی کے سبب دوست و احباب کے ساتھ اساتذہ کے نور نظر رہے۔ دور طالب علمی میں معاشی طور پر کمزور اپنے ساتھیوں کی اس انداز سے مدد فرماتے کہ انہیں احساس تک نہیں ہوتا اور ضرورتیں پوری ہو جاتیں۔ مفتی صاحب کے درسی ساتھی و رفیق مخلص مولانا رضوان الحق القاسمی فرماتے ہیں کہ مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی کو زمانہ طالب علمی میں جیب خرچ کیلئے جو پیسے گھر سے ملتے تھے ان میں وہ ضرورت مند ساتھیوں کی کفالت بھی فرماتے تھے۔

زمانہ طالب علمی میں جس مدرسہ میں بھی آپ نے تعلیم حاصل کی حسبِ استطاعت ضرورت مندوں کی مدد فرمائی، یہ کام انجام دے کر بے انتہا خوش ہوتے۔ آپ کا یہ کار خیر نام ونمود کے لئے نہیں تھا، اس لئے اس کا تذکرہ کسی ساتھی یا دوست سے نہیں کرتے۔ یہ خوبی عمر کے ساتھ ساتھ مزید پروان چڑھتی گئی اور اب وہ اعلیٰ پیمانے پر بیواؤں، بزرگوں اور غریب ونادار کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ ایسے بہت سے افراد کو راقم الحروف بھی جانتا ہے جن کی آپ نے بخوشی حسب استطاعت مدد کی ہے۔ کار خیر انجام دینے کا ان کا اپنا اصول ہے، اس کے تحت بغیر کسی تفتیش وچھان بین کے ضرورت مندوں کی مدد اور کفالت کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں آپ کا یہ نظریہ ہے کہ کوئی ضرورت مند ہی کسی کے سامنے دست دراز کرنے کی جرأت کرتا ہے، اور پھر اللہ کے حبیب محمد عربی ﷺ کا فرمان ہے:

''ساری مخلوق خدا کا کنبہ ہے، اس کے نزدیک سب سے پسندیدہ مخلوق وہ ہے جو اس کے کنبہ کے ساتھ نیکی کرے'' (طبرانی وبیہقی)

مفتی صاحب نے ۱۹۸۸ء میں تدریب افتاء کے بعد چند ماہ تک گجرات کے ''جامعہ علوم اسلامیہ بھوج کچھ'' میں تدریسی خدمات بھی انجام دی، مگر یہاں کا ماحول انہیں راس نہیں آیا اور وہ اپنے وطن لوٹ آئے۔ آپ کی یہ دلی تمنا تھی کہ علاقے کی تعلیمی پسماندگی کے خاتمہ کے لئے کام کیا جائے۔ اس فکر اور سوچ کو عملی شکل دینے کیلئے جدوجہد میں مصروف ہو گئے۔ کہتے ہیں کہ جب جذبہ صادق اور منزل پانے کی تمنا ہو تو راہ میں حائل دشواریوں کے کرب کا احساس مرجاتا ہے اور خدائے بزرگ وبرتر بندہ کیلئے کوئی نہ کوئی سبیل پیدا فرما دیتا ہے۔ چنانچہ مفتی صاحب کا خواب بھی جلد ہی شرمندہ تعبیر ہو گیا۔

جامعہ کا قیام

مفتی صاحب نے گجرات سے واپسی کے چند ایام بعد ہی ۱۶ رشعبان المعظم ۱۴۰۹ھ مطابق ۲۵ مارچ ۱۹۸۹ء میں اپنے آبائی گاؤں موضع مدھوبنی ضلع سپول بہار میں معزز علماء اور سرکردہ شخصیات کی موجودگی میں ''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ'' کی بنیاد رکھی اور شب وروز اس کی آبیاری میں مصروف ہو گئے۔ ''جامعۃ القاسم'' کو ایک بڑے تعلیمی ادارہ اور مرکز دعوت وتبلیغ کی شکل میں متعارف کرانے اور اس کے تعلیمی معیار اور انتظامی امور کو چست ودرست کرنے کی ان کی کاوش بار آور ہوئی اور الحمدللہ اس وقت ''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ'' کا شمار بہار بالخصوص ہندو نیپال کی سرحد پر ممتاز ادارہ میں ہوتا ہے۔

شمالی بہار کا محلِ وقوع اور طبعی حالات

بہار کا وہ حصّہ جو مملکت نیپال اور دریائے گنگا کے مابین واقع ہے وہ اپنے طبعی اور فطری حالات کے سبب 'شمالی بہار' کہلاتا ہے۔ یہ مستطیل نما علاقہ کوہ ہمالیہ کے متوازی پچھم

سے پورب قدرے دکھن کی طرف جاتا ہے۔شمالی بہار دکھن میں 25 درجہ 14 دقیقہ شمال سے اتر میں 27 درجہ 31 دقیقہ شمال تک اور پچھّم میں 83 درجہ 50 دقیقہ مشرق سے 88 درجہ 18 دقیقہ مشرق تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کی سب سے زیادہ لمبائی اتر میں 445 کلومیٹراورسب سے کم لمبائی دکھن میں 318 کلومیٹر ہے۔26 درجہ عرض البلد شمالی بہار کے تقریباً وسطی حصہ،یعنی سیوان سے بائیس کلومیٹر،مظفر پور سے تیرہ کلومیٹر اور دربھنگہ سے سترہ کلومیٹر دکھن اور چھپرہ سے 24 کلومیٹر،سپول سے ۹ کلومیٹر اور ارریہ سے ۲۰ کلومیٹر اتر سے گزرتا ہے۔عرض البلد کے اس خطہ شمالی بہار کی لمبائی 372 کلومیٹر ہے۔

مشرقی حصّہ کے مقابلہ مغربی حصہ زیادہ گھنا آباد ہے۔مغربی حصّہ میں ندیاں، چور اور نشیبی علاقے مقابلتاً کم ہیں۔رسل ورسائل اور آمدورفت کے ذرائع زیادہ ترقی یافتہ ہیں۔پورب میں پچھّم کے مقابلہ بارش زیادہ ہوتی ہے اور مشرقی علاقہ کی آب وہوا مغربی علاقہ کے مقابلہ کچھ زیادہ مرطوب ہے۔پورپ میں پٹ سن اور پچھّم میں گنا،تمباکو و لال مرچ خاص تجارتی پیداوار ہے۔86 درجہ مشرقی طول البلد کا یہ خطہ تقسیم شہر دربھنگہ سے دس کلومیٹر پورپ لوام اور چھتون کے پاس سے گزرتا ہے اور اس پر شمالی بہار کی چوڑائی 38 کلومیٹر ہے۔

شمالی بہار کا علاقہ دریائے گنگا کے وسیع وعریض طاس کا ایک حصّہ ہے جہاں ہمالیہ اور اس کی ترائی سے نکلنے والی ندیاں عموماً اتر پچھّم سے دکھن پورپ کو بہتی ہیں۔ان کی لائی ہوئی نئی اور تازہ مٹی نے شمالی بہار کے علاقے کو زراعتی نقطۂ نگاہ سے بے حد زرخیز بنا دیا ہے۔زمین کی اس تازگی اور زرخیزی کے سبب 1902ء میں لارڈ کرزن وائسرائے ہند نے امپریل ایگری کلچر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے قیام کے لئے پوسا ضلع سمستی پور کا انتخاب کیا تھا، جسے 1934ء کے زلزلہ کے بعد دہلی منتقل کردیا گیا۔

گنگاندی،شمالی بہار کی جنوبی سرحد پر بہتی ہے۔مٹی کی ساخت،زمین کی زرخیزی اور تہذیبی نقطۂ نگاہ سے یہ حد فاصل کا کام کرتی ہے۔پچھّم میں گھاگھرا اور گنڈک بڑی ندیاں ہیں

گنگا کی طرح گھاگھرا اور گنڈک برفانی ندیاں ہیں۔گھاگھرا 75 کلومیٹر میں شمالی بہار کی سرحد سے اور گنڈک 230 کلومیٹر میں شمالی بہار سے گزرتی ہے۔پورب میں کوسی اور مہانندا اہم ندیاں ہیں،کوسی برفانی ندی ہے اور مہانندا کنچن جنگا کے پاس ہمالیہ کی ترائی سے نکلتی ہے۔

1981ء تک شمالی بہار میں کل سترہ اضلاع تھے،ضلع بھاگلپور کا ایک سب ڈویژن نوگچھیا تھا۔ارریہ،کشن گنج اور سپول کے قیام اور شیوہر کو سیتامڑھی سے الگ کرنے کے بعد اضلاع کی تعداد 21 ہوگئی ہے اور کل 56 سب ڈویژن ہیں۔شمالی بہار میں کل آبادی کا ۸۷ء۴۷ فی صد حصّہ آباد تھا،لیکن مسلمان ریاست میں اپنی کل آبادی کا ۲۷ء۵۳ فی صد تھے۔پورنیہ ڈویژن میں آبادی ۲۶ء۴۰ فیصد،ترہت ڈویژن میں ۳۰ء۱۶ فیصد، دربھنگہ ڈویژن میں ۶۰ء۱۵ فیصد،سارن ڈویژن میں ۸۸ء۱۴ فیصد،کوسی ڈویژن میں گیارہ فیصد،مونگیر ڈویژن کے شمالی حصّہ میں ۱۶ء۱۱ فیصد اور نوگچھیا ڈویژن میں ۴۹ء۹ فیصد تھے۔

شمالی بہار کے نصف مغربی حصہ میں یعنی ۸۶ درجہ مشرقی طول البلد سے پچھّم، ۲۷ درجہ عرض کے اتر مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے۔دریائے گنگا اور گھاگھرا کے کنارے ندی کے نشیبی اور کھادر علاقوں میں مسلمانوں کی آبادی سب سے کم ہے،لیکن گنگا ندی سے جیسے جیسے اتر کی طرف جاتے ہیں مسلمانوں کی آبادی میں اضافہ ہوتا ہے اور جب نیپال کی سرحد تقریباً 50 کلومیٹر رہ جاتی ہے تو مسلمانوں کی کثیر آبادی والا علاقہ ہے۔ایک اندازہ کے مطابق اس علاقہ میں تقریباً 50 لاکھ مسلمان آباد ہیں، لیکن تعلیمی،اقتصادی اور سیاسی پسماندگی کی وجہ سے یہاں کے مسلمان قبائل کی سی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔علاقے کے مسلمانوں کو مختلف مسائل سے دوچار ہونے کے ساتھ ساتھ حکومت کی عدم توجہی کا بھی سامنا رہا ہے۔ یہاں کے مسلمانوں کو تعلیمی اور معاشی پسماندگی کے دلدل سے نکالنے کیلئے ایک مدرسہ کا قیام ناگزیر تھا۔ چنانچہ اسی مقصد کی تکمیل کیلئے ’’جامعۃ القاسم‘‘ کا قیام عمل میں آیا۔ جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ کے سبب تعلیم کے تئیں لوگوں میں بیداری آئی اور یہ کمی رفتہ رفتہ دور ہورہی ہے۔ بندگان خدا کو جہالت کے تاریک غار سے نکالنے میں ’’جامعۃ القاسم‘‘

کا کردار نمایاں ہے،''جامعۃ القاسم'' حضرت اقدس مولانا سید محمد شاہد سہارنپور مدّظلہ العالی نواسہ شیخ محمد زکریا کاندھلویؒ وامین عام جامعہ مظاہرعلوم سہارنپوری کی سرپرستی میں ترقی اور بلندی کی سمت گامزن ہے۔

جامعہ کی کارکردگی کے چند نقوش

2010ء میں شائع تعارف نامہ کے مطابق ''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ'' اوراس کے ذیلی اداروں میں تقریباً 3025 نادارو یتیم طلبہ وطالبات زیرِتعلیم ہیں۔تقریبا 756 طلبہ جامعہ میں مقیم ہیں جن کے طعام اورعلاج ومعالجہ کی مکمل کفالت جامعہ کرتا ہے۔
جامعۃ القاسم کے تحت مختلف اضلاع میں 23 شاخیں چل رہی ہیں جہاں سیکڑوں بچے وبچیاں مفت تعلیم حاصل کرتی ہیں جامعہ کے مراکز میں تعلیم کے ساتھ ساتھ طلبہ کوخصوصی تربیت بھی دی جاتی ہے۔اسی طرح 15 سلائی وکڑھائی کے سینٹر بھی قائم ہیں جس میں غریب بچیوں کوسلائی وکڑھائی کا ہنرسکھایا جاتا ہے۔

جامعہ میں ایک شعبہ ایسا بھی ہے جہاں سے بیوگان کووظیفہ دیا جاتا ہے۔اسی شعبہ سے عصری درسگاہوں میں تعلیم حاصل کرنے والے حاجت مند طلبہ کواسکالرشپ دی جاتی ہے۔نیزاس شعبہ کے تحت قدرتی آفات،آندھی،سیلاب وغیرہ کے متاثرین کی بازآبادکاری اورمدد کا بھی نظام ہے۔

جامعہ کے اساتذہ وملازمین کی تعداد 66 کے قریب ہے،شاخ کے اساتذہ کی تعداداس سے الگ ہے۔دودرجن سے زائد شاخوں میں اتنے ہی اساتذہ خدمات انجام دے رہے ہیں۔جامعۃ القاسم کی لائبریری میں اس وقت 2750 سے زائد کتابیں موجود ہیں۔متداول نایاب کتب کے ذخیرہ کے سبب جامعہ کی لائبریری شمالی بہار کی چند مشہور لائبریریوں میں سے ایک ہے۔

جامعہ مشاہیر علماء کی نظر میں

مفکراسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی الحسنی ندویؒ
(سابق ناظم ندوۃ العلماء لکھنو،وصدرآل انڈیا مسلم پرسنل لاءبورڈ)

''جامعۃ القاسم دارالعلوم اسلامیہ مدھوبنی،بہار''ایسا جامعہ ہے جودعوتی وتربیتی مقاصد،عقائد صحیحہ کی ترجمانی کا فریضہ انجام دے رہا ہے۔جامعہ کولائق وفائق سلیم العقیدہ لوگوں کی خدمات حاصل ہیں۔

فقیہ الاسلام حضرت مولانا مفتی مظفرحسینؒ (سابق ناظم ومتولی جامعہ مظاہرعلوم (وقف) سہارنپور

''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی سپول بہار''نمایاں خدمات انجام دے رہا ہے،یہ ادارہ ہندونیپال کی سرحد پرواقع ہے۔جامعہ میں طلبہ کوعلوم نبوی کے ساتھ ساتھ رہائش وطعام اوردیگرضروریات کی سہولت حاصل ہے۔لڑکوں کے ساتھ لڑکیوں کی تعلیم وتربیت کا بھی معقول بندوبست ہے نیز جامعہ کی متعدد شاخیں مختلف علاقوں میں قائم ہیں۔

فقیہ العصر حضرت مولانا قاضی مجاہدالاسلام قاسمیؒ (سابق صدرآل انڈیا مسلم پرسنل لابوڈ)

''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی سپول بہار'' کی زیارت کا شرف حاصل ہوا،الحمدللہ جامعہ دینی علوم کی

نشرواشاعت ، مسلم بچوں کی تعلیم وتربیت میں ہمہ جہت
مصروف ہے۔بانی جامعہ مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی علاقے
میں قادیانیت کی سرکوبی کیلئے بھی سرگرم رہتے ہیں۔

شیخ الادب حضرت مولانا وحید الزماں کیرانویؒ (سابق معاون مہتمم دارالعلوم دیوبند)

قوموں کی کامیابی وترقی کا دارومدار ہمیشہ تعلیم پر رہا ہے، موجودہ
علمی ترقی کے دور میں مسلمان کی سب سے بڑی خدمت ان
کے نونہالوں کے لئے تعلیم وتربیت کا انتظام ہے اسی ضرورت
کے تحت ''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ'' کا قیام عمل میں آیا
ہے۔اس ادارہ کو علم دین کے فروغ اور مسلمانوں کی اصلاح و
تربیت کا مرکز بنانے کیلئے اس کے باہمت اور مخلص کارکنوں
کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعاون کی ضرورت ہے، جو لوگ
مسلمان اور اسلام کی ترقی و بہبود کیلئے کوشاں رہتے ہیں وہ جامعہ
کی طرف اپنا مخلصانہ توجہ مبزول فرمائیں۔

حضرت مولانا انظر شاہ کشمیریؒ (جانشین محدث عصر علامہ انور شاہ کشمیریؒ شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند)

احقر مولوی ''محفوظ الرحمٰن سہرساوی'' سے بخوبی واقف ہے،
یہ مدرسہ کی بنیاد نیک مقاصد کے تحت ڈال رہے ہیں اس
میں خدا تعالیٰ انہیں کامیابی عطا فرمائے، عامۃ المسلمین کو
مولوی صاحب موصوف کی ہمدردی و مالی تعاون میں
فراخدلی سے حصہ لینا چاہئے، تاکہ یہ مفید منصوبہ بارآور ہو۔

حضرت مولانا مفتی سید عبدالرحیم لاجپوریؒ (مفتی اعظم گجرات)

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ صدر آل
انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد
اکرام علیؒ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے
احقر ان حضرات کی تحریر سے من وعن متفق ہے۔اہل خیر
حضرات سے میری درخواست ہے کہ ''جامعۃ القاسم
دارالعلوم الاسلامیہ سپول بہار'' کی خوب خوب امداد
فرمائیں اور صدقۂ جاریہ کے ثواب سے مشرف ہوں۔

حضرت مولانا عبداللہ عباس ندویؒ (سابق استاذ حدیث جامعہ ام القراء مکۃ المکرّمہ)

''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ'' جو ہندو نیپال کی سرحد
مدھوبنی میں واقع ہے وہ ایک اسلامی ادارہ ہے، جو اپنی
خدمات کی وجہ سے محتاج تعارف نہیں ہے،اس اسلامی ادارہ
میں ناظرہ، حفظ وتجوید کے علاوہ ابتدائی عربی سے درجہ ہفتم
عربی تک کی تعلیم درس نظامی کے مطابق دی جاتی ہے۔
مجھ سے اس اسلامی ادارہ کے جواں سال مفتی محفوظ الرحمٰن
عثمانی ملے، اور وہاں کے حالات سے آگاہ کیا جس سے
مجھے احساس ہوا کہ یہ ادارہ مسلم بچوں اور شہریوں کے لئے
اسلامی تعلیم کا ایک عظیم گہوارہ ہے۔
اس جامعہ میں بڑی تعداد میں طالبان رسول صلی اللہ علیہ وسلم
اقامت پذیر ہیں اور یہ جامعہ ملت اسلامیہ کے بہی خواہان و

دردمندوں کے عطیات سے اور باہمی تعاون سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

یہاں کے اساتذہ کی تعلیم وتربیت مثالی ہے وہ جامعہ کے بچوں کے کردار وعمل کی تعمیر میں ہمہ وقت وہمہ جہت مصروف کار رہتے ہیں۔ مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی ''مکۃ المکرّمۃ'' میں میرے یہاں تشریف لائے ''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ'' کی کاگزاری انہوں نے سنائی جس سے میرے دل سے دعاء نکلی کہ رب کریم ملت کے مخلصین کو اس جامعہ کی طرف باہم تعاون کا جذبہ عطا کرے، تاکہ یہ اسلامی ادارہ ملت کا ایک روشن علمی ودینی مینار ثابت ہوسکے۔

خطیب الاسلام حضرت مولانا محمد سالم صاحب قاسمی (مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند)

''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ'' کا نہایت دلکش وجاذب اور جامع تعارفی پمفلیٹ نے موصول ہوکر قلب ودماغ کو باغ باغ کردیا اور جامعۃ القاسم کے بارے میں دعاء ہمہ گیری کے ساتھ آپ کے لئے اور جامعہ کیلئے بے اختیار دل کی گواہی نے، جامۂ الفاظ نے تعبیر اختیار کی کہ۔

ایں کار از تو آید ومرداں چنیں کنند

آپ نے جس عزم واخلاص اور توکل علی اللہ اس کوردہ میں یہ شمع علم وایماں روشن کی ہے، اس کی بے سروسامانی کے سامان میں سب سے عظیم کلید کامیابی، وہ مدد خداوندی ہے

کہ جو بے سروسامانی میں ہی جلوہ گر ہوتی ہے۔ ہاں البتہ اس بے سروسامانی کا امتحان توکل علی اللہ ہی کے ذریعہ ہوتا ہے یقین ہے کہ آپ اور آپ کے محترم رفقاء کرام انشاء اللہ سو فیصد کامیاب ہوں گے۔ کیونکہ:۔

ہے توکل پر بنا اس کی تو بس اس کا معین
ایک گر جائے گا، پیدا دوسرا ہو جائے گا

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوری (ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ وصدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ)

''جامعۃ القاسم دارالعلوم اسلامیہ مدھوبنی ضلع سپول بہار'' کی تصدیق کرتا ہوں، مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی مہتمم ''دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ'' اس ادارہ سے واقف ہیں، بلکہ انہوں نے اس جامعہ کو دیکھا ہے، مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی اس کے بانی ہیں اور جیسا کہ مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی نے بتایا، جامعہ ایسے علاقہ میں تعلیمی خدمات انجام دے رہا ہے جو بہت ہی پسماندہ ہے اور یہاں تعلیم کی سخت ضرورت ہے، اس لئے میں اہل خیر حضرات سے درخواست کرتا ہوں کہ جامعہ کا بھرپور تعاون فرمائیں۔

عارف باللہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب (سرپرست جامعہ اشرف المدارس کراچی، پاکستان)

یہ حقیقت کسی بھی شخص پر پوشیدہ نہیں ہے کہ انسانیت زمانے کے اعتبار سے دور نبوت سے جس قدر دور اور قیامت کے

قریب ہوتی جاتی رہی ہے ہر دن نئے فتنوں اور گمراہیوں کے ساتھ طلوع ہو رہا ہے، فحاشی اور عریانی کا طوفان برپا ہے۔ بدامنی اور بے سکونی کا سیلاب امنڈ رہا ہے۔ عالم طاغوت اپنے پورے ساز و سامان کے ساتھ مسلم ہو کر دین حق کے مقابلے پر آچکا ہے۔ تمام کفریہ طاقتیں اسلام اور اہل اسلام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا عزم مصمم کر چکی ہیں۔ مدارس اسلامیہ ان تاریک فتنوں اور گمراہیوں کے طوفان کو روکنے میں بہت ہی سنہرا کردار ادا کرتے چلے آئے ہیں۔ مدارس اسلامیہ کے اس سلسلہ کی ایک کڑی ''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ بہار انڈیا'' ہے جو عمدہ دینی خدمات انجام دے رہا ہے، اس گئے دور میں یہ ادارہ امید کی کرن ہے۔

فدائے ملت حضرت مولانا سید اسعد مدنیؒ (سابق صدر جمعیۃ العلماء ہند)

''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی وایا پرتاپ گنج ضلع سپول بہار'' ایک دینی و مذہبی ادارہ ہے۔ یہ ادارہ علاقے میں قابلِ اطمینان طریقہ سے مسلم بچے اور بچیوں کو علم دین سے آراستہ کرنے میں مشغول ہے۔

عالم ربانی حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن الاعظمی ندوی

(ایڈیٹر البعث الاسلامی و مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو)

''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی ضلع سپول، بہار'' ایک مستحکم علمی ادارہ ہے جسے ہندوستان کے بڑے جامعات

سے وابستہ حضرات کی سرپرستی حاصل ہے جنہوں نے دینی تعلیم و تربیت میں نمایاں کارنامہ انجام دیا ہے اور سلف صالحین کے طریقوں کی پیروی کی ہے۔ جامعہ جس علاقہ میں قائم ہے اس تناظر میں ہم یہ کہہ سکتے کہ جامعہ مختلف و متضاد حالات میں اسلام کی صحیح ترجمانی اور عقائد کی درستگی کا فریضہ انجام دے رہا ہے اور امت مسلمہ کو جادۂ مستقیم پر ثابت قدم رکھنے میں کلیدی رول ادا کر رہا ہے۔

شیخ طریقت حضرت مولانا محمد قمرالزماں صاحب الہ آبادی

''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ'' کی عمارت کی وسعت اور خوبصورتی دیکھ کر بے حد شادمانی ہوئی، بلکہ اتنی کم مدت میں مفتی محفوظ الرحمٰن کی خدمات سے بہت تعجب ہوا۔ ماشاء اللہ آپ کے جذبات و منصوبات کے علم سے مزید امید وابستہ ہے کہ انشاء اللہ دینی و علمی، آپ کی وساطت سے خوب ہی خوب کام ہوگا۔ دل سے دعاء ہے کہ اللہ مزید ترقیات سے مالا مال فرمائے اور یسر و سہولیات عطا فرمائے اور قبول فرمائے (آمین)

حضرت مولانا اسرار الحق قاسمی (صدر آل انڈیا تعلیمی و ملی فاؤنڈیشن)

''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی سپول، بہار'' ایک مشہور و معروف درسگاہ ہے، صحیح عقائد کی ترجمانی، مسلمان

بچوں کی تعلیم وتربیت،نوجوانان کی تہذیبی ولسانی درستگی اور دینی وعصری علوم کی نشر واشاعت میں بلند کردار رہا ہے۔ جامعہ اپنی تعلیمی وتربیتی سرگرمیوں میں ممتاز ہے۔

محدث کبیر حضرت مولانا محمد اکرام علی (شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل، گجرات)

مدھوبنی ضلع سپول بہار ہند ونیپال کی سرحد پر ہے یہاں کے مسلمان دینی اداروں سے محروم اور جہالت کی تاریکی میں طرح طرح کے بدعات ورسومات میں گھرے ہوئے تھے۔زمانہ دراز سے یہاں کے دردمند حضرات ایک دینی ادارہ کی اشد ضرورت محسوس کررہے تھے مگر اسباب ووسائل نہ ہونے کی وجہ سے کوئی ادارہ قائم کرنے کی ہمت نہ کررہے تھے۔ الحمدللہ جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ کا قیام عمل میں آیا۔یہ ادارہ تعلیمی اورتربیتی لحاظ سے دن دونی رات چوگنی ترقی کررہا ہے۔ تھوڑی سی مدت میں یہ ادارہ جنگل میں منگل کا سماں پیش کررہاہے اورادارہ کے فیوض وبرکات سے قریب ودور کے مسلمان بھی فیض یاب ہورہے ہیں۔مختصر مدت میں جامعہ جتنی تیزی سے ترقی کررہاہے اگر اہلِ خیر کا تعاون شامل حال رہا تو بہت جلد علاقہ ہی نہیں بلکہ ملک کے ممتاز مدارس میں شامل ہوگا۔

حضرت مولانا اسلم صاحب قاسمی (استاذ حدیث وناظم تعلیمات دارالعلوم دیوبند (وقف)

''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ'' علاقے کے مسلمان بچوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کا ذریعہ بنا ہوا ہے۔یہ درحقیقت بانی جامعہ کا ایک تعمیری قدم ہے جو اس خطے میں ایک خوشگوار دینی انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہورہا ہے۔ جامعہ کا تعاون ایک عظیم دینی خدمت ہوگا۔

حضرت مولانا غلام محمد وستانوی صاحب
(مہتمم دارالعلوم دیوبند وبانی جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا، مہاراشٹر)

''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ'' میں ۷۵۰ طلبہ دینی و دنیوی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ان تمام طلبہ کا مکمل خرچ جامعہ برداشت کررہاہے۔جامعہ کا سالانہ تقریباً ایک کروڑ روپے سے زیادہ ہے۔فراخ دلی سے جامعہ کی امداد کرکے اوردوسروں کو ترغیب دے کر ثواب جاریہ کے حق دار بنیں۔

حضرت مولانا محمد خالد ندوی غازی پوری (استاذ حدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو)

''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ'' کتاب وسنت کی نشر و اشاعت بدعات وخرافات کی تردید اور مسلمانوں کو جہالت وناخواندگی سے نکال کر علوم دینیہ سے آراستہ کرنے میں مصروف ہے۔ جامعہ کا قیام دینی حمیت اور غیرتِ اسلامی کے پاسداروں کی کاوشوں سے عمل میں آیا۔بانی جامعہ نے

جامعہ کی تعلیمی وتربیتی سرگرمیوں کومزید وسعت بخشتا ہے اورسبھی شعبہ جات میں حیرت انگیز تبدیلیاں لائی ہے۔

حضرت مولانا فضیل احمد صاحب قاسمیؒ (سابق صدر مرکزی جمعیۃ علماء ہند)

’’جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی سپول بہار‘‘ میں ابتدائی درجات سے لے کرمتوسطات تک تعلیم دی جاتی ہے،حفظ قرآن کریم کے ساتھ ساتھ تجوید کا شعبہ بھی قائم ہے۔جامعہ کی مختلف علاقوں میں متعدد شاخیں بھی قائم ہیں جہاں مسلمان بچے دینی تعلیم وتربیت حاصل کررہے ہیں۔

حضرت مولانا انیس الرحمٰن قاسمی (ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ)

’’جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ بہار‘‘ کاایک دینی ادارہ ہے۔جس میں ابتدائے عربی سے متوسطات تک کی اچھی تعلیم ہوتی ہے۔مقامی وبیرونی طلبہ زیرتعلیم ہیں،جامعہ میں اس وقت ساڑھے سات سوطلبہ مقیم ہیں۔تمام طلبہ کو کھانا جامعہ سے دیا جاتا ہے۔اس ادارہ کی ۲۳؍شاخیں ہیں،جن میں ڈھائی ہزار طلبہ وطالبات زیرتعلیم ہیں۔ اساتذہ وملازمین کی کل تعداد ۶۶؍ ہے،ادارہ کا انتظام وانصرام قابل اعتماد ہاتھوں میں ہے،اہل خیر حضرات سے اپیل ہے کہ اس ادارہ کی تعمیر وترقی میں مالی تعاون فرمائیں۔

مولانا سید محمد شاہد سہارنپوری (امین عام جامعہ مظاہرعلوم سہارنپور)

امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الف الف صلوۃ وتحیہ کی خصوصیات میں سے ایک اہم خصوصیت وانفرادیت علم کی اشاعت ووسعت اوراسکا پھیلاؤ ہےاوراس وسعت وپھیلاؤ کا ایک حسین وخوبصورت اور مضبوط ومستحکم مظہر’’جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی،سپول بہار‘‘ ہے۔
آج خوش بختی سے ایک عظیم الشان جلسہ’’پیام انسانیت کنونشن‘‘ اوراس میں رکھے جانے والے سنگ بنیاد بنام ’’شیخ زکریا چیری ٹیبل ہاسپٹل‘‘ میں موجودگی کی عزت وسعادت نصیب ہوئی۔مہتمم ذوالقدر والاحترام مولانا مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی مظاہری کی جدوجہد اورسعی وقربانی جو یقیناً کوہ شکنی سے کم نہیں ہے اپنی آنکھوں سے دیکھی اورشنید کودید سے بدلنے کی عزت ملی۔
حق تعالیٰ شانہ اس پرعظمت علمی، دینی، اسلامی ادارہ اور اسلام کی اعلیٰ اقدار کی حفاظت کے قلعہ کومزید ترقی عطا فرمائے،استحکام بخشے۔آمین
آج کے پربہاراور پرکیف جلسہ میں بہار کے موجودہ وزیر اعلیٰ جناب نتیش کمار اور بہت سے علماء،فضلا اوراہل علم وقلم بھی موجود تھےان کی موجودگی میں بندہ کو’’شیخ محمد زکریا‘‘ ایوارڈ سے نوازا گیا۔ یہ یقیناً حضرت مولانا مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی صاحب کی حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا

صاحبؒ سے عقیدت اور بندہ سے محبت و غایت تعلق کی علامت ہے، حق تعالیٰ شانہٗ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے، اور مبارک فرمائے۔

(مندرجہ بالا تحریر پر مفتی محمد صالح سہارنپوری (استاذ جامعہ مظاہر علوم سہارنپور) مولانا محمد عثمان محمد سلمان (استاذ جامعہ مظاہر علوم سہارنپور) اور مولانا سید محمد ساجد کاشفی (استاذ جامعہ مظاہر علوم سہارنپور) کے بھی دستخط موجود ہیں)

حضرت مولانا محمد قاسم مظفرپوری (قاضی شریعت دارالقضاء امارت شرعیہ، سپول دربھنگہ)

عرصہ سے تمنا تھی کہ ''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی، سپول الہند'' کی زیارت ہو، مخلص المؤقر مولانا مفتی محفوظ الرحمٰن العثمانی **الموافق من اللہ للخیرات والحسنات** نے مختلف مواقع پر مدعو بھی فرمایا، لیکن حاضری سے محروم رہا ''**وکل شیئٍ مرھون باوقاتہ**'' کی بنا پر آج اس نسبت سے حاضری ہوئی۔

حضرت مہتمم صاحب نے تمام نظام ومشروعات اور دعوتی کاموں کا علم کرایا، یہ ادارہ جس طرح علوم نبوت کی اشاعت میں مصروف ہے، اسی طرح دفاع عن الاسلام و الدین کے محاذ پر جو زبردست اسکی خدمت ہے وہ زریں حرفوں سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ جامعہ کی گود میں ایسی عظیم الشان جامع مسجد زیر تکمیل ہے جو شمالی بہار میں منفرد انداز کی ہے۔

پورے خطہ شمال بلکہ مملکت نیپال تک اسکی تعلیمی، دعوتی اور اصلاحی خدمات کا دائرہ پھیلا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی تمام خدمات کو قبول حسن سے نوازے، حق تعالیٰ کا وعدہ ہے ''**والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین**'' مولانا مدظلہ کو اللہ تعالیٰ نے نگہہ بلند و ہمت عالیہ کے ساتھ غیر معمولی جدوجہد کا جو جذبۂ صادق عطاء فرمایا ہے بس اسکے نتیجہ میں کاموں کی راہیں کھلتی جارہی ہیں۔ **اللھم زد فزد**۔

مولانا یعقوب منشی قاسمی (بانی رئیس مجلس تحقیقات شرعیہ، ڈیوز بری، یو۔کے)

''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ (مدھوبنی، ضلع سپول، بہار)'' کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ ماشاء اللہ حضرت مولانا مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی زید مجدھم کو اللہ رب العزت نے عظیم توفیق عطا فرمائی کہ بہار کے انتہائی پسماندہ اور نیپال کی سرحد سے متصل دور دراز علاقے میں جو دینی تعلیم سے ناآشنا تھے وہاں ''جامعۃ القاسم'' جیسی عظیم دینی درسگاہ قائم کیا اور اسکو ترقی اور وسعت دے کر علوم اسلامیہ کا ایک مضبوط قلعہ تعمیر کرنے کی توفیق وعزت بخشی۔

آج مؤرخہ ۲۱/ذی قعدہ ۱۴۳۰ھ مجلس تحفظ ختم نبوت کے سہ روزہ تربیتی کیمپ میں احقر اور حضرت الاستاذ مولانا محمد یعقوب منشی صاحب قاسمی دامت برکاتہم

(حال مقیم ڈیوزبری، یو۔کے) کے ساتھ شرکت کی
سعادت حاصل ہوئی۔

اس موقع پر جامعہ کے اساتذہ وطلباء کی زیارت وملاقات کا
شرف حاصل ہوا، ان کو انتہائی سلیقہ منداور تربیت یافتہ پایا۔
الحمد للہ جامعہ میں دینیات سے لیکر درجہ عربی ہفتم تک کی
تعلیم ہورہی ہے، اور یہاں تقریباً 667 طلباء علم حاصل
کررہے ہیں جن کے خوردونوش اور دوائی وغیرہ کا جامعہ
کفیل ہے۔

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے اس ادارے کی جملہ
ضروریات کی تکمیل فرمائے اور ہر طرح شرور وفتن سے اس
کی پوری پوری حفاظت فرمائے، نیز ہم سب کو اخلاص کی
دولت سے مالا مال کرے۔آمین

(مذکورہ تاثرات سے حضرت مولانا مفتی احمد دیولوی (بانی ومہتمم جامعہ علوم القرآن، جمبوسر گجرات) بھی اتفاق رکھتے ہیں چونکہ یہاں ان کے دستخط بھی موجود ہیں)

مولانا ابراہیم مظاہری (مہتمم جامعہ قاسمیہ عربیہ کھروڈ، گجرات)

''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ'' کے منظّم نظام کو سال
رواں ''جامعہ کھروڈ'' کے مؤقر رفیق کار مولانا ایوب
صاحب پانولی زیدہ مجدہ کی رفاقت میں بہار کے یادگار سفر
کے دوران قریب سے دیکھنے، اور اس کے علمی اور تربیتی
ماحول میں ۲۴ رگھنٹہ کا وقت گزارنے اور اس کے پر کیف

منظر سے لطف اندوز ہونے کا حسین موقع نصیب ہوا جس
سے بہت سی چیزیں جاننے اور سیکھنے کو ملیں، نیز لوگوں کے
اذہان وقلوب میں کتاب وسنت کی روشنی میں صاف
شفاف اور بے غبار دین کی تعبیر وتشریح اور عقیدہ وعمل کے
حوالہ سے اعتدال وتوسط پر مبنی تعلیمات ومسلک حق وفکر شاہ
ولی اللہ کی تخم ریزی کے لئے آپ کا جاری کردہ ماہنامہ
''معارف قاسم'' کی سرپرستی کی پیش کش پر بندہ ورطۂ
حیرت واستعجاب میں پڑ گیا کہ علم وعمل کے جامع اکابر
سرپرستاں کے مقدس زمرہ میں مجھے ایسے بے بضاعت و
بے مایہ کی شمولیت یقیناً لباس حریر میں ٹاٹ کی پیوندکاری
کے مترادف ہے، اللہ آپ کی محبت کا شایان شان اجر
جزیل عطاء فرمائے، تاہم بندہ کسی ادنی خوش فہمی کا شکار
ہوئے بغیر اسے آنجناب کی خوردنوازی وعزت افزائی پر
محمول کرتے ہوئے اس سے تفائل نیک لیتا ہے، اور آپ
کی فعال وسرگرم عمل شخصیت کے زیر سایہ انجام پانے والی
تعلیمی، تربیتی ورفاہی خدمات جلیلہ میں شریک فرمانے کو
اپنی سعادت مندی اور انگلی کٹوا کر شہیدوں میں نام
لکھوانانے کے ہم معنی اس سعی کو رب رحیم وکریم سے عفوو
رحمت کا ساماں خیال کرتا ہے، حق تعالیٰ قبول فرمائے، اور
آپ کو مزید ہمت واخلاص کے ساتھ ایسے نفع بخش کام کی
توفیق عطا فرمائے۔

مفتی عباس داؤد بسم اللہ (مفتی جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل گجرات)

اواخر ربیع الاول ۱۴۳۰ھ و ششماہی تعطیل کے دوران محترم مفتی دبیر عالم قاسمی استاذ حدیث "جامعۃ القرأت کفلیتہ سورت گجرات" کی معیت میں "جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی ضلع سپول بہار" حاضری کا موقع ملا جو مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی صاحب مدظلہ کا لگایا ہوا باغ ہے، جامعہ میں تقریباً ۷۵۰ طلبہ زیر تعلیم ہیں، الحمد للہ مشکوٰۃ شریف تک تعلیم کا نظم ہے، مفتی صاحب جامعہ کی ترقی کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں اور فرقۂ باطلہ کا تعاقب بھی فرمارہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مدرسہ کو خوب خوب ترقی عطا فرمائے اور جملہ ضروریات کی خزانہ غیب سے تکمیل فرمائے آمین۔

حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

(بانی وناظم المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد و جنرل سکریٹری اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا)

تصدیق کی جاتی ہے کہ "جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ" مدھوبنی سپول بہار چند سالوں سے دینی علوم کی نشرواشاعت میں سرگرم عمل ہے۔

جامعہ کے مدیر محترم کی فرمائش پر میں یہ تصدیق نامہ لکھ کر اہل خیر حضرات سے درخواست کرتا ہوں کہ اس قسم کے اداروں کا بھرپور تعاون کریں، انشاء اللہ اس کا اجر ضائع نہیں ہوگا۔ **واللہ لا یضیع أجر المحسنین**

حضرت مولانا قاری حبیب احمد باندوی

(جانشین عارف باللہ شیخ طریقت حضرت مولانا قاری صدیق احمد صاحب باندوی مہتمم جامعہ عربیہ ہتھورا باندہ)

"جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ سپول بہار" ایک ادارہ ہے جس کو ابھی زیادہ مدت نہیں ہوئی اور کام بہت اچھا ہوا ہے، ادارہ کے روح رواں مولانا محفوظ الرحمٰن عثمانی کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے کافی صلاحیتوں سے نوازا ہے اور مجھ سے اچھے تعلقات ہیں۔ یہ ادارہ بڑی غربت کے علاقہ میں واقع ہے جہاں سے کوئی تعاون نہیں ہوتا، صوبہ بہار میں مدھوبنی مدرسہ میں طلبہ کی ایک بڑی جماعت ہے جن کے قیام وطعام کا مدرسہ کفیل ہوتا ہے۔

مولانا مختار اسعد صاحب حضرت پیر مرشد مولانا اسعد اللہ صاحبؒ کے پوتے ہیں ان کے کافی تعلقات ہیں اور مجھکو انہوں نے متوجہ فرمایا کہ ایک اپیل لکھوں۔ تمام حضرات سے گزارش ہے کہ تعاون فرمائیں، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔

حضرت مولانا مفتی عبداللہ پٹیل (بانی ومہتمم جامعہ مظہر سعادت ہانسوٹ، گجرات)

مدراس دینیہ اسلامیہ اسلامی قلعوں کے مانند ہیں، جن کی حفاظت کرنا، نیز ترقی دینا ہمارا اخلاقی فریضہ ہے۔

حضرت مولانا عبدالغفار منصوری (امام وخطیب مسجد ہارڈنگ ساؤتھ افریقہ)

مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی "جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ

مدھوبنی ضلع سپول بہار'' کے مہتمم ہیں۔ جامعہ نے دس سال کے عرصہ میں غیر معمولی ترقی کی ہے، یہاں دینی تعلیم کے علاوہ ٹیکنکل اور کمپیوٹر کی تعلیم کا بھی انتظام ہے۔ جامعہ میں کل ۱۳۰۰ طلباء اور ۱۳۷ اساتذہ وملازمین ہیں۔

مسجد، دارالاقامہ اور ٹیکنکل تعلیم کے لئے مستقل عمارت زیر تعمیر ہے۔ جس کا تخمینہ لاگت 1,35,00000 ہے۔

اہل ثروت حضرات سے دردمندانہ درخواست ہے کہ اللہ کے دین کی حفاظت کے لئے فراخدلی سے حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے صلہ میں آخرت کے ساتھ دنیا کی دولت کی بھی فراوانی عطا فرمائے گا۔ جزاک اللہ

حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی البرنیؒ (مسجد نبوی مدینہ منورہ)

محترم مولانا مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی مہتمم ''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی ضلع سپول (بہار)'' سے ''المدینۃ المنورہ'' میں ملاقات ہوئی، موصوف نے اپنا بھی تعارف کرایا اور اپنے مدرسہ کا بھی، مدرسہ سے متعلقہ رسائل اور تصدیقات اکابر سے معلوم ہوا کہ مولانا موصوف صوبہ بہار میں دینی تعلیم وتبلیغ وتدریس کی خدمات بڑی جہد و مساعی کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔ مدرسہ کے حالات سن کر بہت خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ شانہ مدرسہ اور صاحب مدرسہ کو مزید ترقیات سے نوازے۔ عامۃ

المسلمین اور خاص کر صاحب اثر اور اغنیاء حضرات سے درخواست ہے کہ دامے درمے جس طرح ممکن ہو تعاون سے دریغ نہ فرمائیں۔

وباللّٰہ التوفیق و ھوا خیر عون و خیر رفیق

حضرت مولانا سلیم محمد کریم (امام وخطیب وصدر المدرسین دارالقرآن انٹرنیشنل لیڈی اسمتھ ساؤتھ افریقہ)

میں مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی صاحب سے متعارف ہوں۔

مفتی صاحب ہندوستان کی ریاست بہار میں ''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ'' ادارہ چلا رہے ہیں، جس کے وہ مہتمم ہیں، یہ سبھی جانتے ہیں کہ سیلاب نے ہندوستان کے اس صوبہ بہار میں زبردست تباہی پھیلائی ہے، اس تباہ کاری نے جامعہ کو بھی نقصان پہنچایا ہے، جس سے لائبریری، اسٹور روم اور طلبہ کی رہائش گاہ تباہ ہوگئی ہے۔ اس نقصان کی بھرپائی کے لئے ایک کثیر سرمایہ کی ضرورت ہے، مزید مسجد امام قاسم اور رواق الیاس کی تعمیر کا کام باقی ہے۔

ساؤتھ افریقہ کے مسلمانوں سے دردمندانہ اپیل ہے کہ جامعہ کے تعمیری کاموں میں بھرپور حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کا بہتر بدلہ دے گا۔ آمین

جناب انجینئر سید غلام اکبر (معاون جنرل سکریٹری جماعت اسلامی ہند)

''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی بہار'' مسلمان بچوں

کی تعلیم وتربیت میں مصروف ہے، جامعہ میں طلبہ کے لئے قیام وطعام کا بھی نظم ہے، جو اہل خیر حضرات سے پورا ہوتا ہے۔ جامعہ اہل خیر ومحسنین حضرات کے تعاون کا محتاج ہے۔

حضرت مولانا سلمان الحسینی ندوی (استاذ حدیث ندوۃ العلماء لکھنو، رئیس جمعیۃ شباب الاسلام لکھنؤ)

تصدیق کی جاتی ہے کہ ''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی ضلع سپول بہار'' غیر سرکاری اسلامی مدرسہ ہے جو اپنے علاقہ میں مفتی محفوظ الرحمٰن کے زیر اہتمام مسلمانوں کو حسن تعلیم وتربیت سے آراستہ کرنے میں مصروف ہے۔

جامعہ کے مختلف تعمیری منصوبہ جات ہیں جنہیں روبہ عمل لانے میں خطیر رقم درکار ہے۔ اصحاب خیر اور باحمیت افراد اور سرمایہ داروں سے میری درخواست ہے کہ جامعہ کے تعمیری کاموں میں دست تعاون دراز فرمائیں اللہ تعالیٰ اجر عظیم سے نوازے گا۔ **وھو ولی التوفیق۔**

ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف (جنرل سکریٹری رابطۃ العالم الاسلامی مکۃ المکرّمہ)

مجھے ''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی سپول بہار'' کا تذکرہ لکھتے ہوئے بے حد مسرت ہورہی ہے، ''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ'' ہندوستان کا انوکھا تعلیمی گہوارہ ہے جو علم ودین کے میدان میں ایک اہم رول ادا کررہا

ہے۔ اس ادارہ کی قیادت مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی کے ہاتھوں میں ہے جو تعلیم وتربیت اور اسلامی تہذیب وتمدن کے زیر سایہ طلبہ وطالبات کی ایک بڑی جماعت کے مستقبل کو سنوارنے کیلئے ہمہ وقت لگے ہوئے ہیں۔ اور اس جامعہ میں ساڑھے پانچ سو سے زائد طلبہ اور ان کے قیام وطعام کے علاوہ تمام تر ضروریات کی کفالت کی جاتی ہے۔ اور یہاں تعمیری وترقی کے کام تیزی سے جاری ہیں، لیکن تمام تر منصوبے بغیر عوامی تعاون اور مخلصین کی اعانت کے بغیر پورے نہیں کئے جاسکتے۔

اس ادارہ کے بانی مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی نے میرے سامنے اس ادارہ کی ترویج وترقی کے متعلق تفصیلات رکھیں جسے میں نے دیکھا اور الحمد للہ اطمینان کی بنیاد پر اسلامی بھائیوں سے میں اس اسلامی تحریک کی معاونت کی اپیل کرتا ہوں۔

مولانا شاہ عالم گورکھپوری (نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند)

''کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند'' کی زیر نگرانی ''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ'' منعقد ہونے والے سہ روزہ تربیتی کیمپ تحفظ ختم نبوت کے موقع پر جامعہ ہذا میں حاضری ہوئی یہاں بچشم خود دیکھا کہ یہاں طالبان علوم نبوت کی ایک معتدبہ تعداد ہے، درسگاہوں اور رہائش

گاہوں کا معقول نظم ہے۔ منتظمین ادارہ طلبہ کے خورد ونوش کا مناسب بندوبست کرتے ہیں۔ یہاں بھی دیکھا کہ صوبہ بہار کے اس دینی تعلیمی و اقامتی ادارہ میں دینی و عصری تعلیم کا معیار بلند ہے۔ اساتذہ میں خلوص ومحبت کا جذبہ بھی دیکھا جاتا ہے جو کسی بھی ادارے کی کامیابی کی ضمانت ہے۔

ہاں! گردونواح کے اضلاع میں گھوم پھر کر یہ بھی دیکھا کہ یہ ایک واحد ادارہ ہے جو تعلیم وتعلم کے ساتھ مسلمانوں کے اعمال وعقائد کی فکر رکھتے ہوئے ہر باطل فتنے کے مقابلہ کے لئے سینہ سپر رہتا ہے۔ اور اسکا ایک بڑا ثبوت تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر یہ سہ روزہ تربیتی کیمپ تو ہے ہی ادارہ کی مطبوعات بھی اس کی گواہی دیتی ہیں۔

مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی صاحب کو اللہ نے حوصلہ، ہمت اور کسی بھی کام کو سلیقہ وقرینہ کے ساتھ انجام دینے کی جو خوبی دی ہے اس سے سو فیصد امید ہے کہ انشاء اللہ ادارہ شاہراہ ترقی پر گامزن رہے گا اور پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا۔ بندہ بھی اس کی ترقی کے لئے دعاء گو ہے۔

فضیلۃ الشیخ نادر النوری (جنرل سکریٹری جمعیۃ الشیخ عبداللہ النوری الخیریہ کویت)

مجھے تصدیق وتوثیق لکھتے ہوئے خوشی ومسرت ہورہی ہے کہ مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی رئیس ”جامعۃ القاسم دارالعلوم

الاسلامیہ الہند“ نے امت مسلمہ سے مالی تعاون کے سلسلہ میں معتمد شخصیات کی تصدیق کے ساتھ مجھے بھی تصدیق کرنے کی گزارش کی ہے۔

ہم اہل خیر ومحسنین حضرات سے درخواست کرتے ہیں کہ ہر ممکن تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ **واللہ یتولی أجرکم و جزاکم اللہ**

مولانا سفیان قاسمی نائب مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند

”جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی ضلع سپول“ کے اجلاس میں حاضری کا موقعہ ملا، مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی بانی و مہتمم کی شبانہ روز جہد مسلسل اور حسن کارکردگی کے ساتھ ساتھ مدرسہ کے اطراف واکناف میں ان کی مقبولیت دیکھ کر دل سے دعاء نکلی کہ حق تعالیٰ جامعہ کے فیض کو عام فرمادے۔

الحمد للہ! مؤرخہ ۲۸/اپریل ۲۰۰۶ء کو مدرسہ ہذا کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا ہے، اس موقع پر ممتاز علماء کرام کی شرکت اور ملک کے کئی دینی درسگاہوں کی نمائندگی بلاشبہ اس بات کی دلیل ہے کہ انشاء اللہ مستقبل میں جامعہ کا شمار بھی ملک کے ممتاز اور منفرد اداروں میں ہوگا۔

(مذکورہ تحریر پر حضرت مولانا محمد اسلام قاسمی استاذ دارالعلوم وقف دیوبند اور حضرت مولانا فریدالدین القاسمی استاذ دارالعلوم وقف دیوبند کے بھی دستخط موجود ہیں)

ان اکابر علماء کے علاوہ حضرت مولانا عبدالرحیم بستوی استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا محفوظ الرحمٰن شاہین جمالی چترویدی شیخ الحدیث جامعہ امدادالاسلام میرٹھ چھاؤنی، حضرت مولانا مفتی امتیاز احمد میمن مہتمم دارالقرآن احمد آباد، گجرات، حضرت مولانا مفتی ثمین اشرف قاسمی امام وخطیب جامع الحبتور، دبئی، حضرت مولانا قاری رکن الدین قاسمی صاحب استاذ تحفیظ القرآن، جامع الغریر، دبئی، حضرت قاری محمد آصف خان، امام وخطیب سفری مسجد مسقط، سلطنت آف عمان، حضرت مولانا عبدالغنی صاحب مانچسٹر، انگلینڈ، حافظ وقاری شہاب الدین صاحب (امام وخطیب مسجد العین یواےای)، عالی جناب علی انور صاحب (ممبر آف پارلیمنٹ)، مولانا شمشاد احمد رحمانی استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند (وقف)، حضرت مولانا راشد قاسمی ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت جامعہ مظاہر علوم سہارنپور، حضرت مولانا مفتی ثناء الہدیٰ قاسمی، نائب ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ بہار، حضرت مولانا صغیر احمد رحمانی، رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ، حضرت مولانا سہیل احمد ندوی، معاون ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ بہار، حضرت مولانا نورالحق رحمانی، استاذ المعہد العالی امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ بہار، حضرت مولانا نسیم احمد، شیخ الحدیث جامعہ نورالاسلام میرٹھ، حضرت مولانا عصمت اللہ رحمانی، امام وخطیب مسجد خیر ولین کولکاتہ، مغربی بنگال، حضرت مولانا عبداللہ بخاری صاحب امام وخطیب جامع مسجد مونگیر بہار، حضرت مولانا مفتی عقیل احمد قاسمی استاذ حدیث جامعہ حسینیہ راندیر، سورت گجرات، حضرت مولانا مفتی عارف قاسمی استاذ حدیث جامعہ حمیدیہ پانولی بھروچ گجرات کے علاوہ بہت سے ملک کے ممتاز علماء اور سیاستداں جامعہ کا مشاہدہ کرکے اپنے تاثرات کا اظہار کرچکے ہیں۔

سلوک ومعرفت

حضرت مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی صاحب کا دل جذبہ صادق سے لبریز اور اخلاق و

اخلاص سے بھرپور ہے جیسا کہ عرض کیا گیا ہے کہ آپ زمانہ طالب علمی سے ستودہ صفت اور علماء واکابر سے قلبی لگاؤ رکھتے ہیں۔ان علماء باکمال کی صحبت نے آپ کی باطنی زندگی کو بھی دوچند کردیا۔ چنانچہ توبہ وانابت کیلئے ایسے عارف باللہ کے دامن سے وابستہ ہونا ضروری سمجھا جس کی نگاہیں مس خام کو کندن بنادیتی ہیں اور باطل کو کاٹنے میں تلوار کا کام کرتی ہیں۔اس تعلق سے آپ ہمیشہ محسوس کرتے کہ کسی ایسے بزرگ سے رشتہ قائم کیا جائے جو راہ سلوک طے کرچکا ہو۔غوروفکر کے بعد نگاہ انتخاب اپنے بزرگ ترین مربی خطیب الاسلام حضرت مولانا محمد سالم قاسمی صاحب مدظلہ العالی مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند اور حضرت مولانا حکیم محمد اسلام انصاری، مہتمم جامعہ عربیہ نورالاسلام میرٹھ پر جاکررکی، عصر حاضر میں جن کے تصرف باطنی کا تجربہ پہلے بھی ہوچکا ہے۔ عارفین امت نے تصریح کی ہے کہ وہ پسندیدہ خصلت جو سلیم الطبع فہم لوگوں کی سمجھ میں آئے اور اس کی لفظوں میں تعبیر کی جاتی ہے جن لوگوں میں ایسی خصلتیں اور اوصاف ہوں گے وہی لوگ اللہ کے اولیاء اور مقرب و محبوب بندے ہیں۔

عارف کامل حضرت شیخ شرف الدین یحیٰ منیریؒ فرماتے ہیں کہ تصوف قدیم طریقہ ہے، حضرات انبیاء علیہم السلام اور صدیقین کا عمل رہا ہے،تصوف ان کے اعمال اور طریقوں سے کوئی الگ چیز نہیں۔حضرت منیریؒ نے قاضی شمس الدین کے نام ایک خط میں تحریر فرمایا۔

> ”جان لو کہ جو شخص اس راہ (معرفت) کی طلب اور تلاش میں ہو اسے چاہئے کہ شریعت کا سرمایہ حاصل کرلے تاکہ شریعت کی راہ سے طریقت میں قدم رکھ سکے اور جب اس نے طریقت میں راہ پالی تو طریقت سے دنیائے حقیقت میں قدم رکھ سکتا ہے۔جس نے ابھی تک شریعت کو ہی نہیں جانا ہے اسے کب طریقت سے ملاقات ہوسکتی ہے اور جس

کو ابھی تک طریقت سے ملاقات نہیں ہے اس غریب کی
حقیقت کے پاس کب گزر ہو سکتی ہے اور اسے حقیقت سے
کیا واسطہ اور کیا کام؟

مخدوم گرامی خطیب الاسلام حضرت مولانا محمد سالم قاسمی مدظلہ العالی مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند سے اصلاح واستفادہ کا جو تعلق قائم ہے اس سلسلہ میں حضرت نے اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا ہے، اس کا ضروری حصہ نقل کیا جاتا ہے۔

اخی فی اللہ مولانا مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی صاحب

وفقکم اللّٰہ لما فیہ خیر الاولیٰ والآخرۃ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کے علمی اور دینی ذوق وشوق کے ساتھ، احقر کی نگاہ آپ کی عقائد صحیحہ، اخلاق فاضلہ اور اعمال صالحہ پر بطور خاص رہی ہے۔

الحمد للہ کہ حق تعالیٰ نے آپ کو حسن نیت کے ساتھ خصوصیت مذکورہ سے نواز کر مصلحیت کی صلاحیت بھی عطا فرمائی ہے، اس لئے میں اطمینان قلبی کے تحت بطریق اسلاف صالحین، دارین میں صلاح وفلاح کی دعاء کے ساتھ آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ طالبین بیعت کو آپ توبہ کرا دیا کریں، اور ان کو عقائد صحیحہ پر مضبوطی سے قائم رہنے اور بدعات سے بچنے کی پوری قوت اور اصرار سے ہدایات دے کر اپنے سلسلے کے اور درجہ ذیل کی تلقین کر دیا کریں، اصطلاحاً اس کو اجازت سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔

اوراد و وظائف معمول بہا یہ ہیں۔

صبح کی تسبیحات:۔(۱) تیسرا کلمہ (۲) استغفار (۳) درود شریف ذیل:۔

''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدنَا مُحَمَّد وَ عَلیٰ آلِهٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَکَ''

شام کی تسبیحات:۔

''اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَ تَرضیٰ وَاَن تَجْعَل آخِرتَنا خَیراً مِنَ الاُوْلیٰ و أَسْاَلُ اللّٰہ تَعالیٰ اَن یَّجْعَلَنَا نَاصِرِی طَرِیْقَةُ الْمُسْتَقِیْم وَ صَلّی اللّٰہ عَلیٰ خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمّد وَّ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْن!''

(مولانا) محمد سالم قاسمی (صاحب)
مہتمم دارالعلوم (وقف) دیوبند
۱۴۳۲/۲/۶ھ / ۲۰۱۱/۱/۱۲ء

اس سلسلہ کا جو شجرہ ہے وہ ''شجرۂ طیبہ'' کے نام سے کتاب کے آخر میں افادہ عامہ کے لئے بھی شامل کر دیا گیا ہے۔

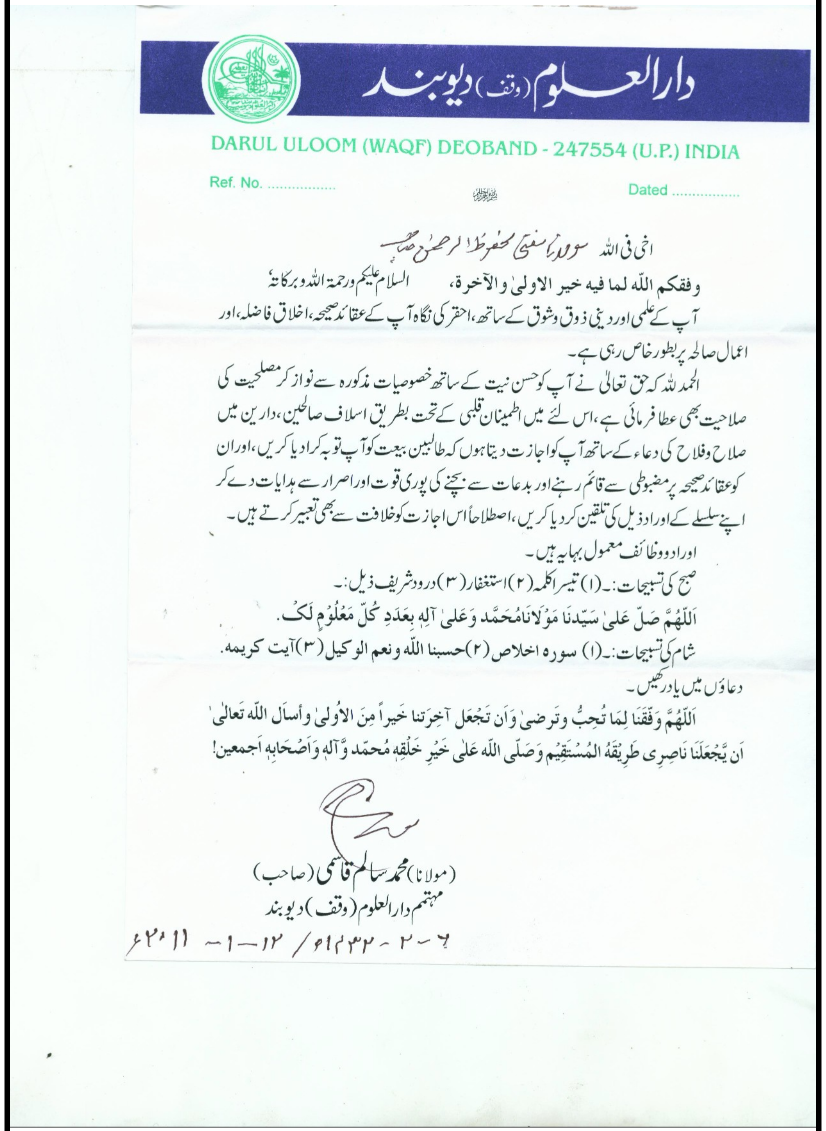

دارالعلوم (وقف) دیوبند

DARUL ULOOM (WAQF) DEOBAND - 247554 (U.P.) INDIA

Ref. No. .... Dated ....

اخی فی اللہ مولانا مفتی محفوظ الرحمن صاحب

وفقکم اللہ لما فیہ خیر الاولیٰ والآخرۃ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے علمی اور دینی ذوق وشوق کے ساتھ، احقر کی نگاہ آپ کے عقائد صحیحہ، اخلاق فاضلہ، اور اعمال صالحہ پر بطور خاص رہی ہے۔

الحمد للہ کہ حق تعالیٰ نے آپ کو حسن نیت کے ساتھ خصوصیات مذکورہ سے نواز کر مصلحیت کی صلاحیت بھی عطا فرمائی ہے، اس لئے میں اطمینان قلبی کے تحت بطریق اسلاف صالحین، دارین میں صلاح وفلاح کی دعاء کے ساتھ آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ طالبین بیعت کو آپ توبہ کرادیا کریں، اور ان کو عقائد صحیحہ پر مضبوطی سے قائم رہنے اور بدعات سے بچنے کی پوری قوت اور اصرار سے ہدایات دے کر اپنے سلسلے کے اوراد ذیل کی تلقین کردیا کریں، اصطلاحاً اس اجازت کو خلافت سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔

اوراد ووظائف معمول بہا یہ ہیں۔

صبح کی تسبیحات:۔(۱) تیسرا کلمہ (۲) استغفار (۳) درود شریف ذیل:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ سَیِّدنَا مَوْلَانَا مُحَمَّد وَعَلیٰ آلِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَکَ۔

شام کی تسبیحات:۔(۱) سورہ اخلاص (۲) حسبنا اللہ ونعم الوکیل (۳) آیت کریمہ۔

دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اَللّٰھُمَّ وَفِّقنَا لِمَا تُحِبُّ وتَرضیٰ وَاَن تَجعَل آخِرَتنا خیراً مِنَ الاُولیٰ وأسأَل اللّٰہ تَعالیٰ اَن یَّجعَلَنَا نَاصِرِی طَرِیْقَۃُ المُستَقِیم وَصَلّی اللّٰہ عَلیٰ خَیرِ خَلْقِہٖ مُحمّد وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجمعین!

(مولانا) محمد سالم قاسمی (صاحب)

مہتمم دارالعلوم (وقف) دیوبند

٦-٢-١٤٣٢ھ / ١٢-١-٢٠١١ء

اسی طرح عارف باللہ حضرت مولانا حکیم محمد اسلام انصاری صاحب مدظلہ العالی مہتمم جامعہ عربیہ نورالاسلام میرٹھ سے بھی حضرت مفتی صاحب کا اصلاحی تعلق قائم ہے اس سلسلہ میں حضرت مولانا حکیم محمد اسلام انصاری صاحب نے جو خط ارسال فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مفتی صاحب پر آپ کو پورا اعتماد اور بھروسہ تھا چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد!

گرامی خدمت محترم المقام مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرصہ کا خیال اور بے ساختہ جذبہ ہے جس کا اظہار کررہا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے آپ کو فطری طور پر قلب کی صلاحیتیں عطا فرمائیں، اور بعض دفعہ فطری صلاحیت اکتسابی صلاحیت سے بڑھ جاتی ہے۔ سوالحمد للہ یہ صلاحیت عطیہ حق سے موجود ہے، اس لئے مناسب ہے کہ آپ اپنی صلاحیتوں سے دوسروں کو بھی بہرہ ور فرمائیں اور مخلوق کی دینی واخلاقی تربیت کی طرف توجہ فرمائیں جو بھی طالب صادق آئے اسے توبہ کرادیا کریں۔ کبائر وصغائر سے توبہ۔ اور توحید ورسالت اور بنیادی عقائد کا اقرار لے لیا کریں۔ ہمارے مشائخ میں تسبیحات ثلث کلمۂ تمجید، استغفار، اور درود شریف کا معمول ہے، اس کی ایک ایک تسبیح صبح وشام پڑھنے کی تلقین فرمادیا کریں۔ تلاوت قرآن شریف حسب استطاعت کی تاکید فرمادیں، اور نمازوں کے بعد تسبیح فاطمہ بتلادیا کریں، حسب ذوق وشوق شجرہ پڑھنے کو بھی فرمادیں، جو پڑھے لکھے ہوں انہیں بالخصوص حضرت تھانویؒ قدس سرہ کی تصنیفات کے مطالعہ کی تلقین فرمادیں۔ بہرحال طالبین کو محروم نہ فرمائیں میں آپ کو اسکی اجازت دیتا ہوں۔ حق تعالیٰ اکابر ومشائخ کی راہ پر چلائے، اور برو تقویٰ کی توفیق دے۔ آمین

والسلام

(حضرت مولانا حکیم) محمد اسلام انصاری

مہتمم جامعہ عربیہ نورالاسلام، شاہ پیر گیٹ، شہر میرٹھ (یوپی)

۱ر جمادی الثانی ۱۴۲۱ھ مطابق ۳۱ر اگست ۲۰۰۰ء، بروز پنجشنبہ بوقت ۳ر بجے دن

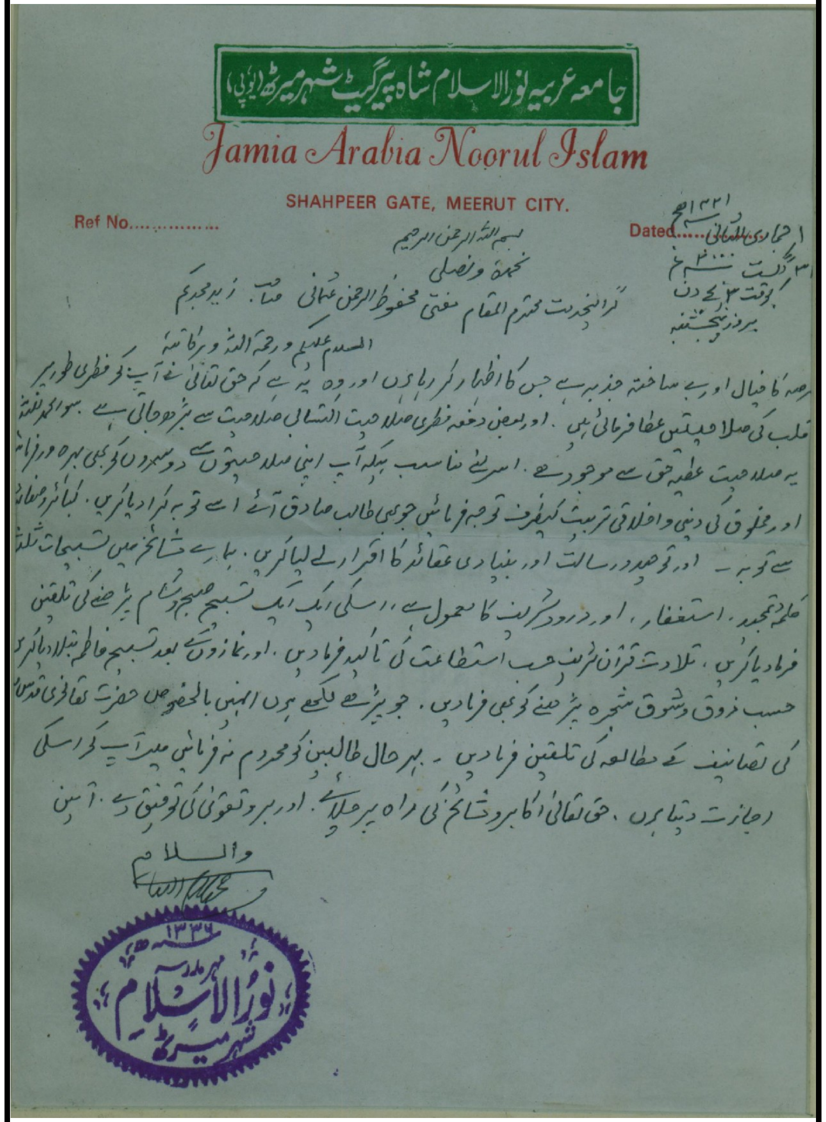

جامعہ عربیہ نورالاسلام شاہ پیر گیٹ شہر میرٹھ (یوپی)

Jamia Arabia Noorul Islam

SHAHPEER GATE, MEERUT CITY.

Ref No..............

Dated...... ۱ جمادی الثانی ۱۴۲۱ھ
۳۱ اگست ۲۰۰۰ء
بوقت ۳ بجے دن
بروز پنجشنبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

گرامی قدر حضرت محترم المقام مفتی محفوظ الرحمن عثمانی صاحب زید مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

...کا خیال اور بے ساختہ جذبہ ہے جس کا اظہار کر رہا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے آپ کو فطری طور پر قلب کی صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں۔ اور بعض دفعہ فطری صلاحیت اکتسابی صلاحیت سے بڑھ جاتی ہے۔ بحمد اللہ یہ صلاحیت عطیہ حق سے موجود ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ آپ اپنی صلاحیتوں سے دوسروں کو بھی بہرہ ور فرمائیں اور مخلوق کی دینی واخلاقی تربیت کی طرف توجہ فرمائیں جو بھی طالب صادق آئے اسے توبہ کرا دیا کریں۔ کبائر وصغائر سے توبہ۔ اور توحید ورسالت اور بنیادی عقائد کا اقرار لے لیا کریں۔ ہمارے مشائخ میں تسبیحات ثلاثہ کلمہ تمجید۔ استغفار، اور درود شریف کا معمول ہے، اس کی ایک ایک تسبیح صبح وشام پڑھنے کی تلقین فرما دیا کریں۔ تلاوت قرآن شریف حسب استطاعت کی تاکید فرما دیں۔ اور نمازوں کے بعد تسبیح فاطمہ بتلا دیا کریں حسب ذوق وشوق شجرہ پڑھنے کو بھی فرما دیں۔ جو پڑھے لکھے ہوں انہیں بالخصوص حضرت تھانوی قدس سرہ کی تصانیف کے مطالعہ کی تلقین فرما دیں۔ بہرحال طالبین کو محروم نہ فرمائیں میں آپ کو اس کی اجازت دیتا ہوں۔ حق تعالیٰ اکابر ومشائخ کی راہ پر چلائے۔ اور بر وتقویٰ کی توفیق دے۔ آمین

والسلام

[illegible]

مدرسہ نور الاسلام شہر میرٹھ ۱۳۳۹

خلافت واجازت بسلسلہ رفاعیہ

قطب الارشاد بقیۃ السلف شیخ المشائخ حضرت السید یوسف السید ہاشم الرفاعی حفظہ اللہ (مقیم دولت کویت) نے حضرت مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی الرفاعی دامت برکاتہم العالیہ کو مؤرخہ ۸؍رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ مطابق ۲۲؍اکتوبر ۲۰۰۴ء خلافت اور بیعت وارشاد کی اجازت مرحمت فرمائی، اس طرح حضرت مفتی صاحب موصوف پانچوں روحانی سلسلہ سے اجازت یافتہ ہوئے۔